عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۲۴ تا ۳۰/صفر المظفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/اپریل ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۴۷

عقیدۂ ختم نبوت

سچے مسلمان کی پہچان

ختم نبوت کانفرنس ملتان کی تفصیلی رپورٹ

مسیلمہ کذاب سے دجال قادیان تک

ہر مدعی نبوت کافر و مرتد ہے

سیرت کا پیغام

سائنس اور مذہب

علم کی فضیلت و اہمیت

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.co

انسانی اعضاء کی حرمت:

س:..... میں ایم بی بی ایس کے سال آخر کی طالبہ ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہماری جو نگراں ہیں وہ ہم طلباء کے ساتھ مل کر اعضاء کی پیوندکاری کرنا چاہتی ہیں۔ اس سوال پر کہ آیا اگر کوئی ہم سے کہے کہ ہم مرنے کے بعد اپنے جسم کا کوئی عضو کسی مرتے ہوئے انسان کی جان بچانے کے لئے دے دیں تو ہمارا کیا ردعمل ہوگا؟ ان کا کہنا ہے کہ کچھ لوگ اسلامی نقطہ نظر سے اس بات کو غلط سمجھتے ہیں لیکن سعودی عرب بھی ایک اسلامی ملک ہے اور وہاں شاید ۷ یا ۸ سال سے اعضاء کی تبدیلی کا آپریشن ہورہا ہے۔ میری کچھ اور دوستوں کا کہنا یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک انسان کی جان بچانا ساری انسانیت کی جان بچانا ہے۔ اس لئے اگر ہم ڈونر کارڈ یعنی مرنے کے بعد اپنے اعضاء کسی کو دینے کی وصیت کا کارڈ بھردیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میرا اپنا اس بارے میں یہ خیال ہے کہ اس طرح کرنا مردے کی بے حرمتی ہے اور یہ اسلام میں جائز نہیں۔ اب میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ فرمایئے کہ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ برائے کرم آپ اپنے دلائل ثبوت کے ساتھ دیجئے گا تاکہ مجھے آپ کا موٴقف دوسروں تک پہنچانے اور سمجھانے میں آسانی رہے۔

ج:..... اس مسئلہ میں آپ کا موٴقف صحیح ہے اور آپ کی رفیقاوٴں کا موٴقف غلط ہے۔ اس سلسلہ میں چند باتیں ذہن میں رکھی جائیں:

۱:..... آپ کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے ایسی وصیت کرجائے کہ اس کے جسم کے اجزأ نکال کر کسی ضرورت مند کے بدن میں لگادیئے جائیں تب تو اس کے بدن کے اجزأ نکالے جاتے ہیں ورنہ نہیں، گویا یہ اصول تسلیم کرلیا گیا ہے کہ مرنے والے کی اجازت کے بغیر اس کے بدن کے اجزأ استعمال نہیں کئے جاسکتے۔

۲:..... اب جو لوگ کہ کسی دین و مذہب کے قائل ہی نہیں یا دین و مذہب کے قائل تو ہیں لیکن ان کا خیال ہے کہ مذہب ہماری زندگی کے جائز و ناجائز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، ایسے لوگوں کو تو مذکورہ بالا اجازت نامے کے لئے مذہب سے اجازت لینے کی ضرورت ہی نہیں، لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا ہمارا دین و مذہب اس کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ اگر مذہب کی طرف سے اجازت ہو تو مذکورہ بالا وصیت جائز ہوگی ورنہ ایسی وصیت غلط اور لغو و باطل ہوگی۔

۳:..... یہ اصول طے ہوا تو اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے اعضاء کا اور اس کے وجود کا مالک بنایا ہے؟ آدمی ذرا بھی غور کرے تو معلوم ہوجائے گا کہ انسان کا وجود اور اس کے اعضاء اس کی ملکیت نہیں بلکہ یہ ایک سرکاری مشین ہے جو اس کے استعمال کے لئے اس کو دی گئی ہے اور سرکاری چیز سمجھ کر اس کی حفاظت و نگرانی بھی اس کے ذمہ لگائی ہے لہٰذا اس کو ان اعضاء کے تلف کرنے کی اجازت نہیں نہ فروخت کرنے ہی کی اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو خودکشی کی اجازت نہیں بلکہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص خودکشی کرے وہ تا قیامت اسی عذاب میں مبتلا رہے گا۔ پس جب انسان اپنے وجود کا مالک نہیں تو اعضاء کو فروخت بھی نہیں کرسکتا، نہ ہبہ کرسکتا ہے، نہ اس کی وصیت کرسکتا ہے اور اگر ایسی وصیت کرجائے تو یہ وصیت غیر ملک میں ہونے کی وجہ سے باطل ہوگی۔

۴:..... علاوہ ازیں احترام آدمیت کا بھی تقاضا ہے کہ اس کے اعضاء کو ”بکاوٴ مال“ اور استعمال کی چیز نہ بنایا جائے۔ پس اعضاء ہبہ کرنے کی وصیت کرنا احترام آدمیت کے خلاف ہے۔

۵:..... عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد آدمی بے حس ہوتا ہے، یہ خیال بھی صحیح نہیں، وہ صرف ہمارے جہان اور ہمارے مشاہدہ کے اعتبار سے بے حس نظر آتا ہے ورنہ دوسری زندگی کے اعتبار سے اس میں احساس موجود ہے۔ اس بنا پر مردہ کے جسم کی چیر پھاڑ جائز نہیں کہ اس سے مردہ کو بھی ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسی زندہ آدمی کو تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا۔“ (مشکوٰة)

۶:..... لوگ اپنی زندگی میں نہ آنکھوں کا عطیہ دیتے ہیں، نہ گردوں کا کیونکہ جانتے ہیں کہ اس زندگی میں اس کو خود ان اعضاء کی ضرورت ہے لیکن مرنے کے بعد کے لئے بڑی فیاضی سے وصیت کرجاتے ہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ اس زندگی کو تو زندگی سمجھتے ہیں لیکن مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے، یوں سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد اعضاء گل سڑجائیں گے، خاک میں مل جائیں گے اور ان اعضاء کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہی عقیدہ کفار مکہ کا تھا اور یہی عقیدہ عام کافروں کا ہے۔ جو مسلمان ایسی وصیت کرتے ہیں، وہ بھی انہی کافروں کے عقیدے کے مطابق مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے۔

الغرض اعضائے انسانی کی پیوندکاری جائز نہیں اور ان اعضاء کے ہبہ کی وصیت باطل ہے۔

ختم نبوت

جلد ۲۳ شمارہ ۴۷ ۲۳ تا ۳۰ / صفر المظفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ / اپریل ۲۰۰۴ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیات
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود

[illegible]
واجہ خان محمد زید مجدہٗ

[illegible]
سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

[illegible]
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

[illegible]
زاہد الراشدی

[illegible]
مولانا اللہ وسایا

[illegible]
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

4 اداریہ
6 عقیدۂ ختم نبوت ہے مسلمان کی پہچان
(ابو شفقت قریشی سہام)
9 سیرت کا پیغام
(مولانا سید ابو الحسن علی ندوی)
11 علم کی فضیلت اور اہمیت
(مولانا سید رشید الدین حمیدی)
14 سائنس اور مذہب
(مولانا قاری محمد طیب صاحب)
17 ختم نبوت کانفرنس ملتان کی تفصیلی رپورٹ
(مولانا غلام اکبر ثاقب)
20 مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے
(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)
24 اخبار عالم پر ایک نظر

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا [illegible] ڈالر۔
یورپ، افریقہ: [illegible] ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک [illegible] امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ [illegible] روپے، ششماہی [illegible] روپے، سالانہ [illegible] روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 363-9 / [illegible] اکاؤنٹ نمبر 2-923 [illegible] بینک، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: [illegible] فیکس: [illegible]
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: [illegible] فیکس: [illegible]
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Kara[chi]
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت، ایم اے جناح روڈ، کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یورپ میں علمائے کرام کا پیغام امن (۱)

مقتدر علمائے کرام نے گزشتہ ہفتوں میں برطانیہ اور جرمنی سمیت مختلف یورپی ممالک کا دورہ کیا۔ ان علمائے کرام میں مولانا فضل الرحمن، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا منظور احمد الحسینی اور دیگر شامل تھے۔ یہ دورہ اس لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کے حوالے سے اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئیں وہ علمائے کرام اور مسلمانوں کی موجودہ پالیسی کی آئینہ دار تھیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان سطور میں علمائے کرام کے دورے کی پریس رپورٹس کے اہم نکات کو یکجا کردیا جائے۔ اس دورے کے دوران ان علمائے کرام نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں، دہشت گردی کی مہم کو اسلام کے خاتمے کی مہم بنانے، مغربی ممالک کے رویے اور ان کے مسلم کش اقدامات، ان کے میڈیا کی شرانگیزی، دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے، اسلامی تنظیموں کے خلاف یکطرفہ کارروائی سمیت مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق علمائے کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر اسے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا میں قادیانیت سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر گہری تشویش ہے۔ قادیانی اپنے ٹیلی ویژن چینل MTA کو مسلمانوں کا ٹیلی ویژن چینل قرار دے کر دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور اس چینل کو اپنے مذہب کی تبلیغ کیلئے استعمال کررہے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اسلام اور پاکستان کے بارے میں منفی پروپیگنڈے میں قادیانیوں کا بڑا ہاتھ ہے اور اکثر قادیانیوں نے برطانیہ سمیت یورپ کے مختلف ممالک میں سیاسی پناہ کے حصول کیلئے پاکستان میں اپنے اوپر مظالم کی جھوٹی شکایات درج کرائی ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور نفاذ شریعت کیلئے جدوجہد جاری رہے گی۔ قادیانیت برطانیہ، جرمنی اور یورپ کے دیگر ممالک میں تیزی سے زوال کی طرف گامزن ہے۔ قادیانیوں کے سرکردہ افراد اپنے اہل خانہ سمیت قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کررہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اسلام کے فروغ، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے انسداد کے لئے جدوجہد میں مصروف ہے۔ علمائے کرام نے قادیانیوں کی حقیقی سرگرمیاں دنیا کے سامنے واضح کردی ہیں اور ان کے اصل چہرے کی نقاب کشائی کی ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کے ذریعہ قادیانیت کے سدباب اور ان کی بڑھتی ہوئی غیر اسلامی اور غیر آئینی سرگرمیوں کو لگام دینے کیلئے مزید قانون سازی کی جائے۔

دہشت گردی کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ اسلام اور دہشت گردی کا ایک دوسرے سے کوئی واسطہ نہیں۔ دہشت گردی کا بنیادی تصور اسلامی تعلیمات کے بالکل برعکس ہے۔ تہذیبوں کے تصادم کے ذریعہ دنیا میں امن قائم نہیں کیا جاسکتا۔ گیارہ ستمبر کے واقعہ میں مسلمانوں کا ہاتھ نہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک اب تک مسلمانوں پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کا الزام ثابت نہیں کرسکا ہے۔ دہشت پسند گروپوں نے اسلام کا نام لے کر دہشت گردی نہیں کی تو مغربی میڈیا انہیں مسلم دہشت گرد کیوں کہتا ہے؟ عیسائیت اور یہودیت کے پیروکار اسلام کے پیروکاروں پر ظلم وستم کا سلسلہ ختم کردیں۔ دنیا سے دہشت گردی اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں پر مظالم کا سلسلہ ترک نہیں کیا جاتا۔ دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ظلم وناانصافی کا خاتمہ ضروری ہے۔ یہودی پالیسی ساز دہشت گردی کے نظام کے اصل خالق ہیں۔ برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک کو طے شدہ منصوبے کے تحت مسلمانوں سے لڑایا جارہا ہے۔ اسلام کو دہشت گردی کا مذہب باور کرانے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوں گی۔ مسلمان پوری دنیا کو دہشت گردی سے آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ دہشت گردی کے خاتمے کی مہم کو اسلام کے خاتمے کی مہم نہ بنایا جائے۔ اسلامی تعلیمات نے ہر موقع پر دہشت گردی کا راستہ روک کر امن وامان کے قیام کو یقینی بنانے پر زور دیا ہے اور علمائے کرام اور مسلم عوام ان تعلیمات پر مکمل طور پر عمل پیرا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم دنیا نے اسلام دشمن ممالک کی دہشت پسندانہ سرگرمیوں کا جواب کبھی بھی دہشت گردی سے نہیں دیا ہے بلکہ اقوام متحدہ اور دیگر ذرائع سے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ مسلمانوں نے ثابت کردیا ہے کہ وہ دہشت

گردی کے حامی نہیں بلکہ دنیا میں نفاذ امن کے خواہاں ہیں۔ دہشت گردی کی وارداتوں کا اصل نشانہ امریکا اور یورپ نہیں بلکہ مسلمان اور مسلم ممالک ہیں۔

مغربی ممالک کے رویے اور ان کے مسلم کش اقدامات کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ اگر امریکا اور یورپ دنیا میں حقیقی امن کے خواہاں ہیں تو انہیں مسلمانوں کے ساتھ مذاکرات کی میز پر آنا پڑے گا ورنہ اسلام کو کچلنے کی موجودہ روش دنیا میں قیام امن کو ناممکن بنادے گی۔ امریکا اور یورپی ممالک طاقت کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو دبانا چھوڑ دیں۔ یورپ میں اسلام کے حوالے سے سنگین غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جن کا تدارک ضروری ہے۔ مغرب مسلمانوں کے قتل عام سے گریز کرے اور انہیں بھی کرۂ ارض پر آزادی سے جینے کا موقع دے۔ مغربی ممالک فرعونیت کی راہ اختیار کرنے کے بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلح جوئی اور امن و آشتی پر مشتمل تعلیمات پر عمل کریں اور بین الاقوامی امن کے لئے خطرہ بننے سے گریز کریں۔ امریکا اور یورپی ممالک اسلام کے خلاف تحت گیر رویہ اپنانے کی پالیسی سے اجتناب کریں۔ یورپی ممالک مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھنے سے گریز کریں۔ مغربی دنیا میں اسلام کے حوالے سے بے سروپا نظریات فروغ پارہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سمجھا جائے اور مسلمانوں کو تعصب کا نشانہ بنانے سے گریز کیا جائے۔

اسلام کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ اسلام کو مٹانے کا خواب دیکھنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اسلام کو کچلنے کی پالیسی اس کی مزید ترویج و اشاعت کا ذریعہ بن رہی ہے۔ یورپ اور امریکا میں اسلام قبول کرنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی تعلیمات کو غلط رنگ میں پیش کرنے کی کوششیں ناکام ثابت ہورہی ہیں۔ یورپ میں بڑے پیمانے پر اسلامک سینٹرز کا قیام وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اسلام خواتین کو یورپی ممالک کے قوانین کے تحت فراہم کیے گئے حقوق سے کئی گنا بڑھ کر حقوق فراہم کرتا ہے۔ گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد اخباری رپورٹس کے مطابق کئی ہزار افراد نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر اسلام قبول کیا ہے۔ یورپ کے اسلامک سینٹرز مختلف زبانوں میں اسلام کے فروغ کے لئے مبلغین تیار کریں۔ اسلام اپنی عالمگیر تعلیمات کی بنا پر تمام مذاہب پر فوقیت رکھتا ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن موجودہ متمدن دنیا کو انسانی اقدار سے روشناس کرانے کا ذریعہ بنے ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات کا فروغ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ مغربی دنیا اسلامی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے گریز کرے ورنہ جیسے ہی مغربی ممالک کی عوام کو اسلام کی حقیقی تعلیمات اور ان کے میڈیا کے دجل و فریب کا علم ہوگا وہ فوراً اپنے مذہب کو ترک کرکے اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لے لیں گے۔ دھوکہ دہی کے ذریعہ اسلام کو نہ دبایا جاسکتا ہے اور نہ ختم کیا جاسکتا ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن کے خاتمہ کی کوششیں مہذب دنیا کو عہد جاہلیت کی تاریکیوں میں دھکیلنے کی مکروہ سازش ہے۔ بدلتی ہوئی عالمی صورتحال کے تناظر میں اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو جدید دور سے ہم آہنگ ہے اور موجودہ زمانے کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ یورپ میں قائم اسلامک سینٹرز نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ (جاری ہے)

ضروری اعلان

ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کیے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی بذریعہ منی آرڈر، چیک یا ڈرافٹ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

عقیدۂ ختم نبوت سچے مسلمان کی پہچان

بابو شفقت قریشی سہام

قرآن کریم نے تکمیل دین کا اعلان فرمادیا ہے جس کے بعد دین میں کسی ترمیم تصرف یا کسی نئے نبی کی آمد کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ قرآن کریم نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ جس طرح دین مکمل ہوچکا ہے اسی طرح نبیوں کا کام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل فرمادیا ہے۔ چنانچہ واضح طور پر بتادیا گیا کہ نبوت کا سلسلہ آپؐ پر ختم ہوچکا ہے اور آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔" (سورۂ احزاب)

ختم کے معنی مہر لگانے، بند کرنے، آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کرکے فارغ ہوجانے کے ہیں۔ خاتم کے معنی عربی لغت میں اور محاورے کی رو سے آخر کے ہیں اور خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں میں سب سے آخر میں آنے والے یا سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے یا آخری نبی۔ خاتم النبیین کا معنی افضل یا بہتر کرنا عربی لغت سے لاعلمی کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ نبوت کا مطلب ہے وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام یا احکام کا ملنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سردار دو جہاںؐ کو آخری نبی اور رسول بناکر مبعوث فرمایا اور آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی اور کسی قسم کا نیا نبی نہیں آئے گا۔ ختم نبوت وحدت ملت کی مضبوط اساس ہی نہیں بلکہ ضمانت بھی ہے اور اساس پر ضرب لگانے والے کو باغی، مرتد، کافر اور ملت اسلامیہ کا بدترین دشمن سمجھا گیا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت از خود ایسے قوی اور ناقابل تردید دلائل سے پہلے ہی ثابت ہے کہ اس کے حق میں مزید دلائل کو یکجا کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

پیغام محمدیؐ نے ایک طرف مذہبی پاپائیت، معاشی قارونیت اور دیگر اوہام باطلہ کو ختم کیا تو دوسری طرف خود مسئلہ نبوت کو بھی یہ کہہ کر حل کردیا کہ انسانیت کی رہبری کے لئے جس قدر بنیادی اور اصولی تعلیم کی ضرورت تھی اسے مکمل طور پر نوع انسانی کے سامنے پیش کردیا گیا ہے (اکملت لکم دینکم) اب کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی اور یوں آپؐ کی ذات گرامی دنیائے قدیم اور دنیائے جدید کے درمیان ایک واسطے کی سی ہوگئی۔ اپنے سرچشمہ وحی کے اعتبار سے آپؐ دنیائے جدید سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپؐ کی بدولت زندگی نے علم کے تازہ سرچشموں کا سراغ پایا، جن کی اسے اپنی نئی راہوں پر چلنے کے لئے ضرورت تھی۔ مسلمان کہلوانے کے لئے عقیدۂ توحید کے بعد ختم نبوت کے مقدس عقیدے کو تسلیم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ان دونوں عقائد کے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ ختم نبوت کے عقیدے کی اہمیت اس امر سے لگائی جاسکتی ہے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد رسالت میں ایک ایسے شخص کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو حکم دے کر قتل کرادیا تھا، جس کا نام اسود عنسی تھا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ (فتح الباری)

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا تو تمام صحابہ کرامؓ نے اسے مرتد اور کافر قرار دے کر دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو اس کی سرکوبی کے لئے جہاد کے لئے بھیجا۔ اس فتنۂ ارتداد کو دبانے کے لئے تقریباً بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش کیا اور مسیلمہ کذاب کے چالیس ہزار میں سے اٹھائیس ہزار مرتدین واصل جہنم کئے گئے۔ مسیلمہ کذاب آج کے مرزائیوں (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کی طرح مسلمانوں کی طرح اذان دیتا، نماز پڑھتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا عقیدہ رکھتا اور اسلامی احکام کو تسلیم بھی کرتا تھا، لیکن ان سب کے باوجود صحابہ کرامؓ نے صرف اس جرم عظیم پر کہ اس نے جھوٹی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر اس کے خلاف جہاد کیا۔ (تاریخ طبری)

خلیفہ اول کے عہد خلافت میں ہی ایک اور مرتد طلیحہ نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسے جہنم رسید کرنے کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہ مشن سونپا گیا مگر طلیحہ کو پہلے ہی خبر مل گئی اور اس نے شام کی

طرف بھاگ کر اپنی جان بچائی' جھوٹی نبوت کے ایک اور جھوٹے دعویدار حارث نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد خلافت میں پر پرزے نکالے۔ علماء کرام اور مفتی حضرات نے اسے قتل کرنے کا فتویٰ جاری کیا جس کے نتیجے میں خلیفہ نے اسے پھانسی پر چڑھا دیا۔ ہر دور خلافت میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ لوگ کرتے رہے اور ان کے ساتھ یہی سلوک روا رکھا گیا۔ پوری امت کا اس پر اجماع رہا ہے اور اب بھی ہے کہ جو شخص ایسے جھوٹے مدعی نبوت کو کافر نہ مانے وہ خود بھی کافر ہے۔

ختم نبوت پر عقیدہ رکھنا دین اسلام کی ایک اہم ضرورت ہے اور مسلمان ہونے کے لئے اس عقیدہ پر پختگی سے یقین اور ایمان رکھنا ایک مسلمان کے لئے بے حد ضروری ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان فقہاء کا متفقہ فتویٰ یہ ہے کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں میں آخری نبی نہیں ہیں تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ علامہ ابن حجر مکی شافعی نے اپنے فتوے میں لکھا ہے کہ وحی کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ختم ہو چکا ہے اب کوئی مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ اب بھی وحی کے نزول کا سلسلہ جاری ہے یعنی بند نہیں ہوا تو ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے' علامہ ملا علی قاری نے اپنے فتوے میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص حضور' کے وصال کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ بالاتفاق کافر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے کی وضاحت یوں فرمائی: "لا نبی بعدی' لیس بعدی نبی" اور انقطعت النبوۃ اور جھوٹے نبیوں کے مکر و فریب سے بھی خبردار کیا۔ آپ نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے' جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنی دو انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا: میں ایسے وقت پر مبعوث فرمایا گیا ہوں کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں' جس طرح ان دو انگلیوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں ہے' اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی مبعوث ہونے والا نہیں ہے یعنی میرے بعد قیامت تک کسی اور نبی کی دعوت بیچ میں حائل نہیں ہوگی' سنبھلنا ہے تو میری دعوت پر سنبھل جاؤ کوئی اور ہادی' بشیر اور نذیر آنے والا نہیں ہے۔

عقیدہ ختم نبوت پوری مسلمان قوم کے لئے اللہ کی ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ یہی ایک عقیدہ ہے جس کی بدولت دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک دائمی اور عالمگیر دین کے پیروکار کہلانا ممکن ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چودہ سو سال بعد اگر ایک شخص ان کی عطا کی ہوئی تعلیمات کے علاوہ کسی اور دروازے پر دستک دے گا تو امت مسلمہ کا شیرازہ بکھر کر رہ جائے گا۔ جب اللہ کے آخری نبی کی تعلیمات پوری طرح سے محفوظ کر دی گئی ہیں تو نئے نئے نبیوں کی آخر ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے؟ جس کی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو ضرورت پیش آئی ہے۔ نبی ظلی ہو یا بروزی' امتی ہو یا صاحب شریعت یا صاحب کتاب ہو' اس کے نبی ہونے کی اگر واقعی ضرورت ہوتی تو اللہ کی مقدس کتاب یا احادیث سے اس کا کچھ نہ کچھ اشارہ تو ملنا چاہئے تھا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایسے جھوٹے مدعی نبوت پر ایمان لانے کی پھر ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے؟ ہمارے لئے تو صرف وہی قابل قبول ہے جو قرآن کریم' سنت رسول' اور اجماع امت سے ثابت ہے اور جس کو عقل تسلیم کرتی ہے اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے' جب لفظ خاتم النبیین کا مفہوم لغت سے ثابت ہے' جو قرآن کریم سے ظاہر ہے' جس کی تصریح خود آپ نے فرما دی ہے' جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے' جس پر تمام دنیا کے مسلمان ایمان اور عقیدہ رکھتے ہیں تو اس کے برعکس کسی اور مفہوم کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں سب انبیاء میں آخری نبی ہوں اور تم سب امتوں سے آخری امت ہو۔" (ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔" (ترمذی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے علی! تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون' موسیٰ (علیہما السلام) کے ساتھ تھے' مگر ہارون نبی تھے' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔"

حضرت عباسؓ نے مسلمان ہونے کے بعد ہجرت کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا: "اے چچا! اپنی جگہ ٹھہرے رہو' اس لئے کہ تم پر اللہ نے ہجرت ختم کی ہے' جس طرح مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔" (طبرانی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے' جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔" (مسلم)

نبی اسے کہا جاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہو اور وہ اس کے احکام کی تبلیغ بھی کرتا ہو اور وہ اپنے پیش رو رسول پر نازل ہونے والی کتاب اور شریعت پر بھی ایمان رکھتا ہو اور رسول اسے کہتے ہیں جو صاحب شریعت بھی ہو اور کسی بھی نبی یا رسول کی توہین کرنا

کفر ہے ایسے ہی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کو صحیح سمجھنا بھی کفر کا درجہ رکھتا ہے۔

گورداسپور کے ایک شخص غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے ایک مبلغ کی حیثیت سے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۳۴ پر لکھا ہے کہ اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ نے آپؐ پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا ہے اسی کتاب کے صفحہ ۹۶ پر لکھتا ہے کہ مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں۔ دیکھتے ہی دیکھتے دماغ میں ایک فتور پیدا ہوا اور لائن بدل کر پٹڑی سے اترنا شروع کر دیا اور نزول المسیح کے صفحہ ۳ پر لکھا کہ میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں، میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ تجلیات الٰہیہ میں صفحہ ۲۶ پر لکھتا ہے: "خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر شریعت کے بغیر" لیکن بات یہاں پر ہی ختم نہیں ہوئی، جسارت یہاں تک بڑھی کہ آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیاء کرام کے بارے میں کہہ دیا کہ وہ میں ہی تھا یا ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا کہ میں ظلی طور پر احمد اور محمد ہوں۔ (نزول المسیح صفحہ ۴) اور حقیقت الوحی صفحہ ۷۲ نزول مسیح صفحہ ۹۶ میں تو گستاخی کی انتہا کر دی اور کہا: "محمد اور ہمارے میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے" قاضی ظہیر الدین اکمل قادیانی کا یہ کفریہ شعر مرزا قادیانی کو بہت پسند تھا:

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

پوری ملت اسلامیہ سمیت پاکستانی مسلمانوں نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو مذکورہ عقائد کے باعث کافر قرار دے کر سرکاری سطح پر کافر قرار دلوانے کے لئے ۱۹۵۳ء میں ایک ملک گیر تحریک شروع کی جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام مشائخ عظام اور مسلمانوں نے حصہ لیا اور ہزاروں فرزندان اسلام نے شان رسالت پر قربان ہو کر جام شہادت نوش کیا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ پوری دنیائے اسلام کے مسلمانوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق بیداری پیدا ہوگئی، مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگادی کیونکہ اس بات کا ثبوت مل چکا تھا کہ قادیانی اسرائیل کے ایجنٹ ہیں اور ان کا ہیڈکوارٹر تل ابیب میں ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نے مرزائیوں کو نہ صرف کافر قرار دیا بلکہ حرمین شریفین میں ان کے داخلہ پر پابندی لگوانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کو کافر قرار دے کر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں ملک بھر میں ایک بھرپور تحریک نے اس وقت کی قومی اسمبلی کو مجبور کر دیا اور آخر کار سات ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء میں لوگوں کے شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لئے جنرل محمد ضیاء الحق نے اپنی تقریر میں اور وزیر اطلاعات راجہ ظفر الحق نے مجلس شوریٰ میں واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ مرزائی کافر ہیں اور قادیانی سقم کو دور کرنے کے لئے ایک آرڈی نینس بھی جاری کیا، ستمبر ۱۹۸۲ء میں جنوبی افریقہ کے دارالحکومت کیپ ٹاؤن میں ایک انگریزی عدالت میں خود کو مسلمان کہلوانے کے لئے مرزائیوں نے ایک مقدمہ دائر کیا مگر اس انگریز عدالت نے بھی نہ صرف قادیانیوں بلکہ لاہوری مرزائیوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا تاریخی فیصلہ سنایا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں بارہا اعتراف کیا کہ میری نبوت حکومت برطانیہ کی مہربانیوں کی مرہون منت ہے۔ حکومت برطانیہ کو خوش کرنے کے لئے جہاد کو حرام قرار دینا مرزا غلام احمد قادیانی کا گھناؤنا فعل تھا۔

بدقسمتی سے انیسویں صدی عیسوی میں حکومت برطانیہ کے زیر سایہ پروان چڑھنے والے نبوت کے جھوٹے دعویدار نے ایک فتنہ کی شکل اختیار کر کے برصغیر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا مکروہ سلسلہ شروع کیا تھا اور ایسے فرضی دلائل گھڑ لئے تھے جن کے ذریعہ سے سادہ لوح مسلمانوں کو سیدھے راستے سے ہٹایا جاتا تھا۔ غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد چند سال تک تو یہ فتنہ زیر زمین چلا گیا تھا مگر آج کل مرزائیت کا یہ ناسور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعے زہر اگلنے اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا مکروہ دھندہ کر رہا ہے، اس سلسلے میں ٹی وی کا ایک چینل بھاری اخراجات سے استعمال کیا جا رہا ہے اور اسلامی مملکت پاکستان کے اندر این جی اوز کے ذریعہ ایک بار پھر مرزائی برادری پر پُرزے نکال کر خود کو مسلمان ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔ اس لئے ختم نبوت کا مقدس عقیدہ پورے عالم اسلام سے تقاضا کرتا ہے کہ قادیانیوں کی کارروائیوں پر کڑی نظر رکھی جائے، ان کے گمراہ کن لٹریچر، پروپیگنڈے، پریس اور الیکٹرونک میڈیا کا منہ توڑ جواب دیا جائے، ان کی جھوٹی قرآنی تفسیروں کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے، مردم شماری، شناختی کارڈ، ووٹر لسٹ کے معاملے میں حوصلہ شکنی کے علاوہ انہیں کلیدی عہدوں سے بھی ہٹایا جائے۔ بندۂ ناچیز اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس کرتا ہے کہ آج اس وقت جب ایک بار پھر انکار فتنۂ ختم نبوت سر اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے، مجھے اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے کہ میں اپنی معمولی سی فہم وفراست کے ساتھ جو مجھے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل عطا کی ہے، ختم نبوت کے حوالے سے کچھ لکھ سکا۔

☆☆..........☆☆

سیرت کا پیغام

سب جانتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی' دنیا کچھ ویران اور کوئی قبرستان نہ تھی' زندگی کا چکر جس طرح اس وقت چل رہا ہے' بہت تھوڑے سے فرق کے ساتھ اس وقت بھی چل رہا تھا' سارے کاروبار آج کی طرح ہو رہے تھے' تجارت بھی تھی اور زراعت بھی تھی اور حکومتوں کا نظام چلانے والے اور ان کی مشنری میں فٹ ہونے والے بھی موجود تھے' اس وقت کی دنیا کے لوگ اس زندگی پر بالکل قانع اور مطمئن تھے اور ان کی اس میں کسی ترمیم یا اصلاح یا تبدیلی کو ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔

لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنی زمین کا نقشہ اور دنیا کی یہ حالت بالکل پسند نہ تھی۔ حدیث میں اس زمانے کے متعلق ہے:

"اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر ڈالی' اس نے روئے زمین کے تمام باشندوں کیا عرب' کیا عجم سب کو بے حد ناپسند فرمایا اور وہ ان سے بیزار ہوا' سوائے اہل کتاب کے چند افراد کے۔"

ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ساتھ ایک نئی قوم کے ظہور کا سامان کیا' ظاہر ہے کہ ان کو کسی ایسے مقصد کے لئے پیدا کیا تھا جو دوسری قوموں سے پورا نہیں ہو رہا تھا' جو کام وہ سب پورے انہماک اور شوق کے ساتھ انجام دے رہے تھے' اس کے لئے ظاہر ہے کہ کسی نئی امت کو پیدا کرنے کی ضرورت نہ تھی اور انسانی زندگی کے اس پرسکون سمندر میں اس نئے تلاطم کی حاجت نہ تھی' جو مسلمانوں کے وجود سے ظہور میں آیا اور جس نے زمین میں ایک زلزلہ ڈال دیا' اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کیا کہ تسبیح و تقدیس کے

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

لئے ہم نیاز مند بہت کافی تھے' اس کے لئے اس خاکی پتلہ کو پیدا کرنے کی ضرورت سمجھ میں نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "انی اعلم مالا تعلمون" گویا اشارہ فرمایا: (اور آگے چل کر واضح کر دیا) کہ آدم صرف اسی کام کے لئے پیدا نہیں ہوئے جو ملائکہ انجام دے رہے تھے' ان سے خدا کو کچھ اور کام لینا ہے۔

اگر مسلمان صرف تجارت کے لئے پیدا کئے جا رہے تھے تو مکہ کے ان تاجروں کو جو شام و یمن کا تجارتی سفر کیا کرتے تھے' اور مدینہ کے ان بڑے بڑے یہودی سوداگروں کو جن کے بڑے بڑے گڑھ بنے ہوئے تھے' یہ پوچھنے کا حق تھا' اس خدمت کے لئے ہم گنہگار کیا کم ہیں کہ اس کے لئے ایک نئی امت پیدا کی جا رہی ہے؟ زراعت پیشہ آبادی کو یہ پوچھنے کا حق تھا کہ کاشتکاری اور زراعت میں ہم محنت و کوشش کا کون سا دقیقہ اٹھا رکھتے ہیں کہ جس کے لئے ایک نئی امت کی بعثت ہو رہی ہے؟ اگر دنیا کی چلتی ہوئی مشنری میں صرف فٹ ہونا تھا' اور حکومتوں کے نظم و نسق اور دفتری کاروبار کا معاوضہ لے کر چلنا تھا تو روم و ایران کے کارپردازان سلطنت کو یہ کہنے کا حق تھا کہ اس فرض کی انجام دہی کے لئے ہم بہت ہیں اور ہمارے بہت سے بھائی بے روزگار ہیں' اس کے لئے نئے امیدواروں کی کیا ضرورت ہے؟

لیکن درحقیقت مسلمان بالکل ہی ایک نئے اور ایسے کام کے لئے پیدا کئے جا رہے تھے جو دنیا میں نہ کوئی انجام دے رہا تھا اور نہ دے سکتا تھا' اس کے لئے ایک نئی امت ہی کی بعثت کی ضرورت تھی' چنانچہ فرمایا:

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی' بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔" (آل عمران)

اسی مقصد کی خاطر لوگ وطن سے بے وطن ہوئے' اپنے کاروبار کو نقصان پہنچایا' اپنا عمر بھر کا

اندوختہ لٹایا' اپنی جمی جمائی تجارتوں پر پانی پھیرا' اپنی کھیتی باڑی اور باغات کو ویران کیا' اپنے عیش وتنعم کو خیر باد کہا' دنیا کی تمام کامیابیوں اور خوش حالیوں سے آنکھیں بند کرلیں اور زریں مواقع کھودیئے' پانی کی طرح خون بہایا اور اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی عورتوں کو بیوہ کیا' ان مقاصد ومشاغل کے لئے جن پر آج مسلمان قانع نظر آتے ہیں' اس ہنگامہ آرائی اور اس کشت وخون کی ضرورت نہ تھی' اس کے حصول کا راستہ تو بالکل بے خطر اور ہموار تھا اور اس راستہ پر معاصر دنیا سے کوئی بڑی کشمکش اور تصادم نہیں تھا' اور نہ یہ اہل عرب اور دنیا کی دوسری قوموں کے لئے وجہ شکایت تھی' انہوں نے تو بار بار انہی چیزوں کی پیشکش کی (جو آج عام مسلمانوں کا ملتجا ہے) اور ہر بار اسلام کے داعی نے ان کو ٹھکرایا' دولت وسرداری اور عیش وعشرت اور راحت و آسائی کی بڑی پیشکش کو نامنظور کیا' پھر اگر مسلمان کو اسی سطح پر آجانا تھا' جس پر زمانہ بعثت کی تمام کافر قومیں تھیں اور اس وقت بھی دنیا کی تمام غیر مسلم آبادی ہے اور زندگی کے انہی مشاغل میں منہمک اور سرتاپا غرق ہوجانا تھا' جن میں اہل عرب اور رومی وایرانی ڈوبے ہوئے تھے اور انہیں کامیابیوں کو اپنا منتہائے زندگی بنالینا تھا' جن کو ان کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے بہترین موقع پر رد کرچکے تھے تو یہ اسلام کی ابتدائی تاریخ پر پانی پھیر دینے کے مترادف ہے اور اس بات کا اعلان ہے کہ انسانوں کا وہ بیش قیمت خون جو بدر وحنین و احزاب اور قادسیہ ویرموک میں بہایا گیا' بے ضرورت بہایا گیا۔

آج اگر سرداران قریش کو کچھ بولنے کی طاقت ہو تو مسلمانوں کو خطاب کرکے وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم جن چیزوں کے پیچھے سرگرداں ہو اور جن چیزوں کو تم نے اپنا حاصل زندگی سمجھ رکھا ہے' انہی چیزوں کو ہم گنہگاروں نے تمہارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے پیش کیا تھا' وہ تمام چیزیں اس وقت خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر حاصل ہوسکتی تھیں' تو کیا ساری جدوجہد کا حاصل اور ان تمام قربانیوں کی قیمت وہ طرز زندگی واخلاق کی وہی سطح ہے جس پر تم نے قناعت کرلی ہے؟ اگر ان سرداران قریش میں سے' جو اسلام کے حریف تھے' کسی کو یہ جرأت کرنے کا موقع ملے تو آج ہمارا کوئی بڑے سے بڑا لائق وکیل بھی اس کا تشفی بخش اور مسکت جواب نہیں دے سکتا اور امت کے لئے اس پر شرمندہ ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے متعلق یہی خطرہ تھا کہ دنیا میں پڑ کر اپنا مقصد نہ بھول جائیں اور دنیا کی عام سطح پر نہ آجائیں' آپ نے وفات کے قریب جو تقریر فرمائی' اس میں مسلمانوں کو خطاب کرکے ارشاد فرمایا:

"مجھے تمہارے بارے میں کچھ فقر وافلاس کا خطرہ نہیں ہے' مجھے تو اس کا اندیشہ ہے کہ دنیا میں تم کو بھی وہی کشائش نہ حاصل ہوجائے جیسی تم سے پہلے لوگوں کو حاصل ہوئی تو تم بھی اسی طرح اس میں حرص ومقابلہ کرو جیسے انہوں نے کیا تو تم کو بھی اسی طرح ہلاک کردے جیسے ان کو ہلاک کیا۔"

مدینہ کے انصاریوں نے جب اس بات کا ارادہ کیا کہ جہاد کی مشغولیت اور اسلام کی جدوجہد سے کچھ دنوں کی فرصت حاصل کرکے اپنے باغوں' کھیتوں اور کاروبار میں مشغول ہونے کی اجازت حاصل کرلیں' یہ خطرہ بھی ان کے دل میں نہیں گزر سکتا تھا کہ وہ ارکان دین نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ سے بھی کچھ دنوں کے لئے اپنے کاروبار کی دیکھ بھال کے لئے اپنے آپ کو مستثنیٰ کرالیں لیکن اسلام کی عملی جدوجہد اور دین کے فروغ اور اس کے غلبہ کی کوشش سے ان کی اس عارضی یکسوئی کو بھی خودکشی کا مترادف قرار دیا گیا اور سورۂ بقرہ کی آیت نازل ہوئی' جس کی تفسیر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کی ہے:

"اللہ کے راستہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور اچھی طرح کام کرو' بے شک اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

مسلمانوں کی زندگی کی اصل ساخت یہی ہے کہ یا تو اسلام کی دعوت اور عملی جدوجہد میں مشغول ہوں یا اس دعوت وعملی جدوجہد میں حصہ لینے کا عزم اور شوق رکھتا ہو' مطمئن شہری اور محض کاروباری زندگی اسلامی زندگی نہیں اور کسی طرح بھی یہ ایک مسلمان کا مقصد حیات نہیں ہوسکتا' جائز مشاغل زندگی' جائز وسائل معیشت ہرگز ممنوع نہیں بلکہ نیت واجر طلبی کے ساتھ عبادت وقرب الٰہی کا ذریعہ ہے مگر جب یہ سب دین کے سائے میں ہوں اور صحیح مقاصد کا وسیلہ ہوں نہ کہ خود مقصود بالذات۔

☆☆..........☆☆

علم کی فضیلت واہمیت

"قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون انما يتذكر اولوا الالباب." (الزمر:۹)

ترجمہ: "اور آپ فرمادیجئے اے نبیؐ! کیا برابر ہوسکتے ہیں علم والے اور بے علم جاہل؟ ضرور اس کو پرکھتے ہیں عقل والے۔"

اس کی وجہ یہ ہے کہ عقل اور علم میں بہت زیادہ تعلق ہے، عقل علم کو پسند کرتی ہے اور بے عقلی جہالت کو دوست رکھتی ہے، پس اہل علم اور بے علم لوگوں کے فرق کو عقل والے خوب سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"فضل العالم على العابد كفضلي على ادناكم." (الحدیث)

ترجمہ: "عالم کا مرتبہ عابد کے مرتبہ سے اتنا زیادہ ہے، جیسے کہ میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر۔"

دیکھئے معبود ہونا صفت ہے پروردگار عالم کی، جو بادشاہ ہے سارے عالم کا، اور عبادت صفت ہے بندے اور غلام کی، پس جو فرق بادشاہ اور غلام میں ہوتا ہے وہی فرق عالم اور عابد میں ہے، دیندار عالم ہونا بادشاہت ہے اور عابد ہونا غلامی ہے، پس جس کو جو پسند آئے اس کو اختیار کرے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی فرشتوں پر برتری:

محض علم کے سبب حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر برتری حاصل ہوئی، آدم علیہ السلام لاکھوں برس کے معمر، تجربہ کار، عبادت گزار مخلوق پر بازی لے گئے، میدان ان کے ہاتھ آیا، اور یہ ہمیشہ کی بات ہے کہ جو امتحان میں اعلیٰ درجہ کے نمبرات سے کامیاب ہوتا ہے، اسے اس کی شایان شان اور یادگار انعام دیا جاتا ہے، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو انعام یہ دیا گیا کہ فرشتوں سے ان کو سجدہ کرایا گیا:

"اور جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سب سجدہ میں گر پڑے۔" (البقرہ:۳۴)

مولانا سید رشید الدین حمیدیؒ

اللہ نے آدم کو اس علم میں پاس ہونے کا خاص انعام عطا کیا، جو سجدہ خاص خدا کا حق اور استحقاق تھا، اس کو تھوڑی دیر کے لئے آدم کو عطا فرمادیا، اور ملائکہ سے آدم کو سجدہ کرایا، مواہب الدنیہ وغیرہ میں اس سجدہ کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ جب آدم کو پیدا کیا تو تخت اکرم واشرف پر بٹھلا کر ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کے تخت کو سارے آسمان میں لئے پھرو تاکہ آدم کی تکریم وتعظیم سب کو معلوم ہوجائے، آدم کو ملائکہ آسمان میں لئے پھرے، آدم جگہ جگہ ملائکہ کو سلام کرتے، ملائکہ آپ کو جواب دیتے، پھر ملائکہ نے آدم کے تخت کو عرش الٰہی کے سامنے لاکر رکھ دیا، ملائکہ کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو، یہ سنتے ہی سارے ملائکہ سجدہ میں گر گئے اور سب سے پہلے اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا، دوسرے نمبر پر جبریل علیہ السلام نے، اسرافیل علیہ السلام کو سجدہ کا یہ انعام دیا گیا کہ ان کی پیشانی پر اپنا کلام پاک لکھ دیا اور جبرائیل علیہ السلام کو مرتبہ رسالت اور پیغامبری عطا فرمائی، ان دونوں کے بعد تمام ملائکہ سجدہ میں گئے اور اس کے صلہ میں رحمت الٰہی کے مستحق ہوئے اور خدا کی لعنت سے بچے، مگر ابلیس نے انکار کیا، انکار کا انجام یہ ہوا کہ اس کو اور اس کے متبعین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنمی ہونے کا تمغہ ملا تو آدم کا یہ اعزاز صرف علم کی وجہ سے تھا، پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے عادت اللہ یہی جاری ہوگئی کہ اہل علم کے اعزاز واکرام پر ان کے ماننے والوں کو انعام اور نافرمان لوگوں کو قید وسزا سے دوچار ہونا پڑا۔

حضرت ادریسؑ کو علم کتابت سے نوازا گیا:

آدم علیہ السلام کے بعد بہت سے نبی اور پیغمبر مسند علم پر بیٹھے، اس میں حضرت ادریس علیہ السلام ہیں جن کو خدا نے علم کتابت عطا فرمایا تھا، سب سے پہلے نسل انسانی میں لکھنا پڑھنا خدا کی طرف سے انہی کو ملا تھا، پھر علم وہ چیز ہے کہ دین، دنیا میں ہر ایک شخص، کیا نبی، کیا ولی، کیا بادشاہ، کیا غلام، اعلیٰ سے اعلیٰ، ادنیٰ سے ادنیٰ سب اس کے محتاج ہیں، اس علم کا مرتبہ تو آفتاب سے زیادہ روشن ہے کیونکہ آفتاب تو رات کے وقت چھپ جاتا ہے، علم کا آفتاب ہمیشہ روشن رہتا ہے، خالق کائنات نے فرمایا ہے:

"خلق الانسان من علق' اقرأ وربک الاکرم' الذی علم بالقلم' علم الانسان مالم یعلم." (العلق:۲تا۵)

ترجمہ: "بنایا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے' پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے' جس نے علم سکھایا قلم سے' سکھلایا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا."

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سارا جہاں زمین سے آسمان تک علم الٰہی کا مدرسہ ہے' سب سے اول اس کے معلم اور مدرس حضرت آدم علیہ السلام ہوئے' آپ نے تمام علوم کی بنیاد ڈالی' صنعت و حرفت' کھانا پکانا' سینا پرونا' کھیتی وغیرہ کرنا سکھایا' ان کے بعد حضرت ادریس علیہ السلام آئے' انہوں نے علم قلم کو رائج کیا' عربی اور سریانی زبان میں تحریر کی تعلیم فرمائی' ان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے' انہوں نے علم شریعت' حرام حلال کے مسئلے تعلیم فرمائے:

"شرع لکم من الدین ماوصی بہ نوحا." (الشوریٰ:۱۳)

ترجمہ: "اے لوگو! تمہیں وہ دین اور شریعت بتلائی گئی ہے جس کا حکم کیا تھا حضرت نوح کو."

خدا نے آپ کو علم نجار بھی تعلیم فرمایا تھا' جس کے ذریعے سے کیسے عظیم الشان طوفان سے نجات پائی.

حضرت ابراہیم کا علم کی وجہ سے نمرود پر غلبہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو علم معرفت اور علم مناظرہ عطا کیا گیا تھا' جس کے ذریعہ سے آپ نمرود پر غالب ہوئے:

"کیا نہ دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے جھگڑا کیا ابراہیم سے اس کے رب کی بابت اسی وجہ سے کہ دی تھی اللہ نے اس کو سلطنت جب کہا ابراہیم نے: میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے' وہ بولا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں' کہا ابراہیم نے کہ بے شک اللہ تو لاتا ہے سورج کو مشرق سے اب تو لے آ اس کو مغرب کی طرف سے تب حیران رہ گیا وہ کافر اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا بے انصافوں کو." (البقرہ:۲۵۸)

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے خدا کی صفت زندگی بخشنا اور موت دینا بیان کیا تو وہ کم عقل بولا کہ یہ تو میں بھی کرسکتا ہوں' زندہ کو مار سکتا ہوں اور جو مجرم قابل قتل ہو' گویا کہ وہ مرگیا' تو اسے زندہ کرسکتا ہوں یعنی چھوڑ سکتا ہوں. یہ کہہ کر نمرود نے دو قیدی بلائے' بے گناہ کو قتل کردیا اور لائق قتل کو چھوڑ دیا' چونکہ حضرت ابراہیم نے یہاں خدا کی وحدانیت کی ایسی دلیل پیش فرمائی تھی' جس کی وضاحت نمرود پر اس کے کوڑھ مغز ہونے کی وجہ سے پورے طور پر ظاہر نہیں ہوئی لہٰذا پھر حضرت ابراہیم نے ایسی دلیل کی طرف رجوع فرمایا جس کی وضاحت کامل تھی' فرمایا کہ میرا اللہ آفتاب کو علی الصباح مشرق کی طرف سے نکالتا ہے اگر تو اپنے اندر کچھ طاقت رکھتا ہے تو علی الصباح سورج کو مغرب کی طرف سے نکال کر دکھا' یہ سنتے ہی نمرود کے حواس جاتے رہے اور وہ لاجواب ہوگیا.

علم کی بدولت حضرت یوسفؑ کی عظمت:

حضرت یوسفؑ کو خدا نے اس دنیا کے مدرسے کا معلم اور مدرس بنایا اور آپ کو علم تعبیر خواب عطا فرمایا' اس علم کے سبب حضرت یوسفؑ مسند وزارت پر عزیز مصر کی جگہ صدر نشین ہوکر تمام ملک مصر کے مالک و مختار ہوئے' اس علم کے سبب قحط سے حفاظت کا بہترین انتظام کیا' جس کے سبب لاکھوں جانیں ہلاک ہونے سے محفوظ رہیں. صفت حسن میں حضرت یوسف کا کوئی ثانی نہ تھا. حسن یوسف ضرب المثل ہے اور حسن کی بھی دنیا میں بڑی قدر ہے' مال و دولت اس کے سامنے ہیچ حقیقت ہے لیکن جو قدر خدا نے علم کو عطا فرمائی ہے اس کا پاسنگ بھی حسن کو نہیں ملا' دیکھئے قرآن مجید خود اس کا شاہد ہے جب تک حضرت یوسف علم کی خلعت سے ممتاز نہ ہوئے اس وقت تک باوجود اس کے کہ حسن آپ کا مادری اور قدرتی تھا مگر کھوٹے درہموں میں فروخت ہوئے اور انجام یہ کہ قید خانہ میں پہنچ گئے:

"وشروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ." (یوسف:۲۰)

ترجمہ: "اور بیچ ڈالا یوسف کو بھائیوں نے تین چار کھوٹے درہموں کے بدلے میں."

پھر قافلہ کے سردار کے ہاتھوں سے غلاموں کی طرح بکتے رہے' اور خریدے جاتے رہے اور آخر میں قید خانہ میں پہنچ گئے وہاں اللہ نے آپ کو علم تعبیر خواب عطا فرمایا' اس کے طفیل میں آپ جیل سے سیدھے مسند وزارت پر پہنچ گئے تو علم سے کسی شے کو کیا نسبت ہوسکتی ہے؟ علم کی بات ہی کچھ اور ہے.

حضرت سلیمانؑ کو علم منطق الطیر سے نوازا گیا:

حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم منطق الطیر (پرندوں کی بولیاں سمجھنے کا علم) عطا فرمایا:

"قائم مقام ہوا سلیمان داؤد کا اور بولا: اے لوگو! ہم کو سکھائی ہے بولی اڑتے جانوروں کی اور دیا ہم کو ہر چیز میں سے اور یہی ہے فضیلت صریح." (النمل:۱۶)

حضرت سلیمان اپنے والد حضرت داؤد علیہ السلام کی جگہ مسند نبوت و خلافت پر فائز ہوئے تو آپ

کو خدا کی طرف سے ایک اور نعمت ملی جو حضرت داؤدؑ کو نہیں ملی تھی یعنی حیوانات کا باہم کلام کرنا اور ان کی بول چال اشارہ کنایہ کو سمجھ لینا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام انسان‘ جنات اور شیطان سے اپنی خدمت اور کام لیا کرتے تھے۔ ہُد ہُد جانور کے ذمہ زمین کی تہہ سے پانی کا پتہ لگانا تھا‘ خدا نے اس جانور کو زمین کے طبقات کا علم دیا تھا‘ خشک و تر طبقہ بتایا کرتا تھا‘ تر طبقہ سے جا پانی برآمد ہوتا تھا‘ خشک طبقہ سے بہت دور جا کر پانی نکلتا تھا‘ بہت زیادہ کھودنے کی مصیبت اور وقت اٹھانا پڑتی تھی‘ ایک دن عین نماز کے وقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے پانی کے لئے ہُد ہُد کو طلب کیا‘ مگر وہ اپنی جگہ پر موجود نہیں تھا‘ اس لئے حاضر نہیں ہو سکا‘ آپ کو غصہ آیا‘ فرمایا کہ میں اسے سخت تکلیف میں مبتلا کروں گا یا بالکل ذبح کر ڈالوں گا یا وہ اپنے غائب ہونے کی معقول وجہ بیان کرے تو چھوڑ بھی دوں گا:

”اور خبر لی اڑتے جانوروں کی تو کہا (حضرت سلیمانؑ نے) کیا ہے جو میں نہیں دیکھتا ہُد ہُد کو یا ہے وہ غائب۔ تھوڑی دیر میں ہُد ہُد واپس آ کر یہ کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایک نئی بات کا علم ہے جو آپ کو یا آپ کے لشکر والوں میں سے کسی کو نہیں ہے اور وہ نئی خبر میں ملک یمن کے شہر سبا سے لایا ہوں‘ ایک عورت بڑے ملک پر حکومت کرتی ہے‘ اس کے پاس سازو سامان بھی بہت ہے اور اس کا تخت بھی بہت بڑا ہے۔“ (النمل: ۲۲/۲۳)

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اب تک اس ملک کی خبر نہ تھی؟ آپ نے ہُد ہُد سے فرمایا کہ اچھا ہم تیرے سچ اور جھوٹ کا امتحان لیتے ہیں‘ تو ہمارا خط ملکہ کے پاس لے جا اور وہیں بیٹھ کر دیکھ کہ وہ کیا کرتی ہے؟ اور ہمارے خط کا کیا جواب دیتی ہے؟ ہُد ہُد آپ کا خط لے کر ملکہ بلقیس کے پاس پہنچا تو ملکہ اس وقت سوری تھی ہُد ہُد نے آپ کا خط ملکہ کی مسند پر رکھ دیا‘ ملکہ جب سو کر اٹھی تو حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اس کے سامنے تھا‘ فوراً اس کو پڑھا اور تمام اہل دربار کو جمع کر کے مشورہ لیا‘ وہ بہادر لوگ تھے لڑنے مرنے کو تیار ہو گئے‘ ملکہ نے کہا کہ نہیں‘ پہلے کچھ تحفے تحائف بھیج کر ان کا امتحان لو پھر بعد میں فیصلہ کرو کہ کیا کرنا ہے۔ چنانچہ ملکہ نے آپ کی خدمت میں عجیب عجیب قسم کے تحفے بھیجے‘ آپ نے ان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا‘ فرمایا کہ لے جاؤ‘ ہمیں ان تحفوں کی ضرورت نہیں‘ البتہ یہ کہہ دینا کہ تم لوگ جلدی اطاعت قبول کر لو ورنہ بڑی مشکلات میں پھنس جاؤ گے‘ یہ سارا قصہ قرآن پاک میں موجود ہے۔ انجام کار ملکہ بلقیس مسلمان ہو گئی اور انہوں نے سلیمان علیہ السلام کی اطاعت قبول کر لی‘ یہاں اس قصہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ علم دنیا میں سب سے بڑی شے ہے اور عالم کے سامنے سب چھوٹے ہیں گو کوئی کیسا ہی بڑا بادشاہ کیوں نہ ہو‘ کہاں سلیمان علیہ السلام جیسا بادشاہ اور پیغمبر اور کہاں مٹھی بھر پروں کا جانور ہُد ہُد! پھر وہ ایسے بڑے بادشاہ کے سامنے یوں اکڑ کر بولا اور سب کو اس کی بات سننی اور عمل میں لانی پڑی‘ یہ صرف علم کا صدقہ تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس جانور عالم کا تابع ہونا پڑا‘ پھر ایک جانور کے علم نے آپ کو کس قدر نفع پہنچایا کہ کتنا بڑا ملک آپ کے قبضہ میں آیا‘ ملکہ مع سارے ملک کے مسلمان ہوئی‘ دین اور دنیا میں اس کا بھلا ہوا‘ تو دراصل خدا کی خلافت جو انسان کو ملی ہے وہ صرف علم ہے‘ نہ کہ دولت‘ دنیا جہاں پر صرف علم حکومت کرتا ہے‘ علم پر سوائے خدا کے کوئی حاکم نہیں۔

☆☆..........☆☆

تہذیبوں کے تصادم کے ذریعہ امن قائم نہیں کیا جا سکتا: مولانا فضل الرحمٰن

لندن (نامہ نگار) تہذیبوں کے تصادم کے ذریعہ دنیا میں امن قائم نہیں کیا جا سکتا۔ امریکا اور یورپی ممالک طاقت کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو دبانا چھوڑ دیں۔ اسلام کو دہشت گردی کا مذہب باور کرانے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوں گی۔ مسلمان عدم تشدد کی پالیسی پر کاربند رہ کر اسلام کے خلاف تمام سازشوں کو ناکام بنا دیں۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن نے برطانیہ سے لیبیا روانگی کے موقع پر ایئرپورٹ پر علمائے کرام اور کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے میڈیا کے ذریعہ اسلام کی توہین کو دنیا میں امن و امان کی صورتحال کو غیر یقینی بنانے اور دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کی ایک کوشش قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ صورتحال مسلمانوں کو ذہنی اذیت پہنچانے کا اوچھا ہتھکنڈا ہے‘ شرانگیز پروپیگنڈے کے ذریعہ مسلمانوں کو دہشت گرد کہا جا رہا ہے جبکہ جب تک الزام ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک کسی فرد یا قوم کو مجرم یا دہشت گرد کہنا دنیا کے کسی قانون کے تحت روا نہیں۔ دیگر مذاہب کے افراد کی جانب سے کی جانے والی ایسی کوششوں پر انہیں دہشت گرد نہ کہنا کھلی ناانصافی اور تعصب کی بدترین مثال ہے۔ اگر امریکا اور یورپ دنیا میں حقیقی امن کے خواہاں ہیں تو انہیں مسلمانوں کے ساتھ مذاکرات کی میز پر آنا پڑے گا ورنہ اسلام کو کچلنے کی موجودہ روش دنیا میں قیام امن کو ناممکن بنا دے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی‘ مولانا اکرام الحق ربانی‘ مفتی سہیل احمد‘ حافظ اکرام‘ جمعیت علمائے برطانیہ کے مفتی محمد اسلم‘ قاری محمد ہاشم‘ ڈاکٹر مقدم نے مولانا فضل الرحمٰن کو الوداع کہا۔

سائنس اور مذہب

مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ

اندرونی طاقت:

ایک شیر نے اپنے ایک خوردسالہ بچہ کو نصیحت کی تھی کہ انسان سے بچنا یہ بڑی چیز ہے‘ بچہ شیر اسی بڑی چیز کے دیدار کے لئے مارا مارا پھرتا تھا کہ آخر دیکھوں تو سہی کہ وہ انسان کیا بلا ہے؟ جس سے سلطان الصحرا بھی لرزتے ہیں‘ کپکپاتے ہیں‘ چلتے چلتے گھوڑے پر نظر پڑی‘ اس کی مخصوص صفت سے بچہ شیر کو انسان کا دھوکہ ہوا‘ معلوم ہوا‘ گھوڑے نے کہا توبہ بھلا! میں انسان کے ہاتھ میں ایک بے بس قیدی ہوں اس سے بچنا‘ اب بچہ شیر اور گھبرایا‘ آگے بڑھنے پر اونٹ پر نظر پڑی‘ اس کے عجیب الخلقت جسم کو دیکھ کر سوچا کہ یہی نوع انسان ہوگا‘ پوچھنے پر پتہ چلا کہ نہ صاحب! ہم تو اس کے ادنی چاکر ہیں۔ وہ جو ہماری گت بناتا ہے‘ توبہ بھلی! اسے بچنا‘ ذرا آگے ہاتھی پر نگاہ پڑی‘ اس نے بھی اپنی چاکری کا اعتراف کرتے ہوئے پناہ مانگی‘ بچہ شیر حیران تھا کہ یا اللہ! وہ انسان کیا بلا ہے؟ جس سے گھوڑا‘ اونٹ‘ ہاتھی تک لرزتے ہیں۔ اسی اثناء میں ایک بڑھئی کے بچے کو دیکھا جو ایک شہتیر کو چیر رہا تھا اور جتنا چیر چکا تھا‘ اس میں ایک کھونٹی گاڑ رکھی تھی‘ بچہ شیر کا یہ تصور بھی نہ ہوسکتا تھا کہ یہ انسان ہوگا‘ لیکن معلومات کے لئے پوچھا تو پتہ چلا کہ حضرت انسان یہی ہے‘ بچہ شیر نے کہا: میرے باپ اور ہاتھی‘ گھوڑا‘ اونٹ بڑے احمق تھے کہ اس سے ڈرتے رہے‘ ایک چپت میں اس کا کام تمام کردوں گا‘ بڑھئی کے بچے نے سوچا کہ برا وقت آگیا ہے‘ کیا کیا جائے؟

اس نے شیر کے بچے کی خوب تعریف کی‘ جس سے وہ مست سا ہوگیا‘ پھر اس نے کہا کہ میں کمزور ہوں‘ حسن اتفاق سے آپ جیسا قوی آگیا‘ شہتیر کی کھونٹی سرکانا چاہتا ہوں‘ آپ اس کے شگاف میں ہاتھ اندر ڈال کر ذرا تھام لیں کہ میں سرکالوں‘ شیر نے ایک کی بجائے دونوں ہاتھ ڈال دیئے‘ بڑھئی کے بچے نے کھونٹی نکال لی‘ اس کا نکالنا تھا کہ دونوں پٹ مل گئے‘ پھر بچہ شیر کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے؟ شیر نادم ہوا کہ بڑوں اور تجربہ کاروں کی نصیحت کی قدر کرنی چاہئے‘ لیکن ساتھ ہی یہ سوچا کہ انسان حقیر اور کمزور ہے‘ اس کا جثہ اس قابل نہیں‘ ہاں البتہ کوئی اندرونی طاقت ہے‘ جس سے اس نے ساری دنیا کو بے بس کررکھا ہے۔

الغرض یہ حکایت عبرت اور انسانی طاقت سامنے لانے کے لئے پیش کی گئی ہے اور مشاہدات کی رو سے ماننا پڑتا ہے کہ انسان میں ان عناصر سے کہیں زیادہ طاقت ہے‘ جب ہی تو اس نے اس جہان رنگ و بو کو تہہ و بالا کررکھا ہے اور جیسا کہ ثابت ہوگیا کہ عناصر اربعہ سے اس میں طاقت کہیں زیادہ ہے تو ماننا پڑ گیا کہ اس میں طاقت بھی زیادہ ہے کیونکہ پہلے ثابت ہوچکا ہے کہ لطافت ہی طاقت کا سرچشمہ ہے‘ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ لطافت کیا ہے؟ تو سیدھا اور آسان جواب ہے کہ روح انسانی!!

روح انسانی:

اور روح انسان کی لطافت کا یہ عالم ہے کہ باوجود انسان کے رگ و پے میں سمائے ہونے کے کبھی اس کا دھکا تک انسان کو نہیں لگا‘ بلکہ کبھی مس و لمس تک کا احساس نہیں ہوا‘ جب کہ ہوا جیسی لطیف چیز میں بھی دھکا اور لمس و مس سے بچنا محال ہے۔ روح منفعل ہے تو اتنی کہ اس کے بغیر انسانی زندگی کا تصور نہیں اور منفعل ایسی کہ کسی حاسہ کی اس تک رسائی نہ ہو۔ خود اس پر کوئی سرد و گرم نہ پہنچ سکے‘ اس لئے وہ صرف فقط اپنے بدن پر ہی نہیں بلکہ عناصر اربعہ پر غالب آجائے تو ظاہر ہے کہ انسان میں ایسی چیز فقط روح ہی ہے‘ کیونکہ انسان بدن اور روح کے مجموعہ کا نام ہے۔ بدن مادیات کا مرکب ہے‘ وہ تو یہ کام نہیں کرسکتا‘ لہٰذا روح ہی باقی رہی اور یہی ہمارا دعویٰ ہے کہ انسانی غلبہ و تسلط کا راز روح ہی میں ہے۔ روح کی لطافت و حسن نورانیت کا یہ عالم ہے کہ آج تک انسانی عقل اس کا ادراک نہیں کرسکی۔ اس کا فوٹو نہیں لیا جاسکا‘ اسے ہوا کی طرح کنٹرول کرنے کا ذریعہ نہیں بن سکا اور ایک روح ہے‘ سب کچھ اس کے کنٹرول میں ہے‘ جہاں بھر کا وہ فوٹو لے لے‘ سینری وہ بنالے اور سب پر غلبہ و تسلط

حاصل کر لے۔

سوال یہ ہے کہ روح ہے کیا چیز؟ پیغمبر علیہ السلام سے سوال ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منجانب اللہ جواب دیا ’’الروح من امر ربی‘‘ اور اس امر ربی کو رب کائنات سے عجیب مماثلت ہے۔ مثلاً حق تعالیٰ غیر مرئی طریق پر تمام عالم کا قیوم و مدبر ہے تو اسی طرح روح کائنات بدن کی قیوم و مربی ہے‘ پھر جس طرح انوار باری تعالیٰ کائنات کے ذرہ ذرہ میں آشکارا ہے اور ہر ہر خطہ و جزو میں اس کی مناسبت سے کام لے رہے ہیں‘ اور اس ظہور تام کے باوجود آج تک کسی نے انہیں دیکھا نہیں‘ اسی طرح انوار روح کائنات بدن کے ہر عضو میں اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ عضو سے مناسب کام لے رہے ہیں اور اس ظہور تام کے باوجود آج تک کسی نے انہیں نہیں دیکھا‘ اسی طرح روح کے انوار کام ہر عضو میں کر رہے ہیں‘ نظر نہیں آتے:

’’بے حجابی یہ کہ ہر ذرہ سے جلوہ آشکار
اس پر گھونگھٹ یہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے‘‘

گو جس طرح وہ ظاہر ہے اور باطن بھی‘ اسی طرح یہ بھی ظاہر بھی۔

پھر جس طرح اس کائنات کی زندگی اور زندگی کی ہر نقل و حرکت سے ذات حق اول ہے کہ اللہ ہی معطیٔ وجود ہے‘ اسی طرح ذات حق کائنات کی ہر نقل و حرکت کا منتہا بھی ہے‘ ٹھیک اسی طرح بدنی کائنات کی نقل و حرکت بلکہ اس کے نفس کی ہستی سے ہی روح اول بھی ہے اور آخر بھی کیونکہ روح ہی بدنی حیات کا باعث ہے‘ جب یہ نہ تھی بدن نہ تھا اور بعد میں بھی یہی ہوگی‘ تو یہ کہنا بجا ہے کہ جس طرح کائنات عالم اول و آخر ذات حق ہے‘ اسی طرح کائنات بدنی کی اول و آخر روح ہے۔

قوت کا سرچشمہ:

پھر جس طرح ذات حق علم سے متصل اتنی کہ ’’نحن اقرب الیہ من حبل الورید‘‘ اور ’’ھو معکم اینما کنتم‘‘ اس کی شان ہے اور پھر منفصل اتنی کہ وراء الوریٰ‘ مخلوق ظلمت محض اور وہ نور مطلق‘ ٹھیک اسی طرح روح بھی بدن سے متصل تو اتنی ہے زندہ بدن کی کسی رگ کا کروڑواں حصہ بھی اس سے الگ نہیں ورنہ زندہ نہ رہے لیکن دور بھی اتنی ہے کہ اس کی پاکیزگیاں بدن سے کوئی لگاؤ ہی نہیں رکھتیں کیونکہ لطیف و کثیف میں کیا تناسب اور کیا رشتہ؟

اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ انسانی قوت و طاقت کا سرچشمہ روح ہے اور اسے ذات حق سے مناسبتیں ہی نہیں مماثلتیں بھی ہیں اور یوں بھی ’’روح امر ربی‘‘ ہے۔ تو اس کو جتنا صحیح استعمال کیا جائے گا اتنے بہت فوائد رونما ہوں گے۔ جتنی غلط روی کا طریقہ اپنایا جائے گا اتنی ہی بربادیاں ہوں گی‘ ایک مشرقی محقق کا قول لکھا تھا کہ سائنس میں مقصود وسیلہ کی نسبت ہے‘ کتنا درست قول ہے‘ اللہ تعالیٰ جو سراپا لطافت ہی نہیں بلکہ منبع لطافت ہے۔

دوسری طرف روح بھی امر ربی ہونے کے سبب لطیف ہے اور لطافت ہی قوت کا سرچشمہ ہے اور بغیر قوت سائنسی ایجادات ناممکن ہیں تو بے جا نہ ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ جس طرح لطافتوں کا منبع حق تعالیٰ کی ذات ہے اسی طرح منبع طاقت بھی وہی ہے‘ اور جب منبع طاقت وہ ہے تو سائنسی ایجادات کا سرچشمہ اور محور و مرکز بھی اسی کی ذات ہے۔ اپنی پاک دامنی‘ نیک نفسی اور قوت و تقویٰ و نیکی کی بنا پر جس کی روحانیت جتنی بلند ہوگی‘ اس میں اکتشافات و ایجادات کی طاقت ہوگی‘ جب یہ مقدمات ثابت ہوگئے تو یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ منبع طاقت و لطافت کی طرف سے بھیجا ہوا آخری اور مکمل دین ایجاد و اکتشافات سے کس طرح روک سکتا ہے اور ترقی کی راہ میں کس طرح آڑے آسکتا ہے‘ وہ دنیا والوں کو ترقی کی راہیں بتاتا ہے‘ اس پر ابھارتا ہے کہ ’’فاستبقوا الخیرات‘ وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون‘‘ لیکن مادیات محض میں انہماک اور غلو اور روحانی ترقی سے پہلو تہی انتہائی کور چشمی اور بدبختی ہوگی۔ جب یہ امر مسلمہ ہے کہ اسلام مقصود ہے اور سائنس وسیلہ‘ تو مقصود کے لئے اس کے تناسب سے اور وسیلہ کے لئے اس کے تناسب سے کوشش کرنا دانشمندی ہے‘ بدقسمتی سے آج مقصود کو کوئی پوچھتا نہیں پھر بدقسمتی یہ کہ مسلمانوں کے ہاں سوائے سائنس کا لٹریچر پڑھنے کے کوئی عملی کارفرمائی ہے ہی نہیں‘ گویا:

’’نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم‘‘

خلاصہ بیان:

بہرحال اس اصولی بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی:

۱:...... سائنس کا موضوع عناصر اربعہ یا بلفظ دیگر ’’مادہ اور اس کے عوارض ذاتیہ ہیں‘‘

۲:...... عناصر اربعہ میں سے جس میں جس قدر لطافت ہے اسی قدر اس میں طاقت ہے اور وہی لطافت اس کی طاقت کا سرچشمہ ہے۔

۳:...... حضرت انسان موالید ثلاثہ کی بے انتہا شاخوں میں سے ایک ہے‘ جس نے اپنی بے انتہا قوتوں سے عناصر اربعہ کو فرداً فرداً نہیں بلکہ باہمی ملا کر ایجادات و اکتشافات کا لاانتہا سلسلہ جاری کر رکھا ہے اور اس طرح اپنے غلبہ و تسلط کا ثبوت بہم پہنچا رہا ہے۔

۴:...... حضرت انسان کا یہ کمال اس کی جسمانی قوت کا مرہون منت نہیں' بلکہ روح کا مرہون منت ہے۔

۵:...... روح کو حضرت حق سے کئی ایک مماثلتیں ہیں کہ روح امر ربی ہے۔

۶:...... قوت وطاقت کا سرچشمہ حضرت حق کی ذات ہے' کیونکہ وہی منبع لطافت ہے اور طاقت دراصل لطافت کے سبب ہے۔

۷:...... اس اعتبار سے منبع لطافت کے امر یعنی روح سے جس قدر حصہ ہوگا' اس کی قوت و ایجادات اور اکتشافات اسی قدر بلند و بالا ہوگی۔

۸:...... لیکن اسلام اور سائنس کو مقصود وسیلہ کی نسبت ثابت ہوگی۔

اس لئے ایک سچے مسلمان کی ہمت و فکر کا اصل میدان اسلام ہوگا اور وسیلہ کا میدان اسی تناسب سے ہوگا' جب اسلام و سائنس میں مقصود و وسیلہ کی نسبت ثابت ہوگئی تو:

الف:...... ایک مفکر کا یہ قول غلط فہمی پر مبنی ہوگا کہ سائنس اور مذہب کی حقیقت تک پہنچنے کے دو راستے ہیں۔

ب:...... سائنس کو الحاد کے مترادف قرار دینے والا گروہ سراسر غلطی کا شکار سمجھا جائے گا۔

ج:...... اور نہ ہی سائنس اور مذہب ایک دوسرے کی ضد ہوں گے' بلکہ ان میں معقول نسبت ہے اور اپنے اپنے مقام پر اس سلسلہ میں قوت فکری پرواز درست اور صحیح ہوگی۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ 'ارتقاء پسند انسانی عقل اور ربانی ہدایت کا سنگم اسلام ہے۔''

آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرنا مناسب ہے' جس میں سائنس اور مذہب کی اصلیت وحقیقت اور باہمی فرق مراتب کو نہایت احسن پیرایہ میں بیان فرمایا گیا' یہ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس چیز کی غمازی کرتا ہے کہ سائنس اور مذہب ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ جن چیزوں پر آج طبع آزمائی ہو رہی ہے' ان کو اپنے اصلی مقام پر رکھ کر ایک نبی امی نے آج سے چودہ سو سال پہلے واضح کر دیا تھا:

''فکر ہر کس بقدر ہمت اوست''

"فاعتبروا یا اولی الابصار" نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ میاں نے زمین کو پیدا کیا تو وہ کانپنے اور ڈرنے لگی' تب اللہ نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور ان سے زمین پر جم جانے کے لئے فرمایا۔ ملائکہ نے پہاڑوں کی شدت صلابت پر تعجب کیا اور کہا کہ اے پروردگار! تیری اس مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے؟ فرمایا: ہاں! لوہا ہے' اس پر پھر ملائکہ نے عرض کیا کہ اے پروردگار! تیری اس مخلوق میں لوہے سے بھی بڑھ کر کوئی سخت چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! آگ ہے' پھر عرض کیا اور آگ سے سخت؟ ارشاد فرمایا: پانی' عرض کیا اور پانی سے سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہوا' پھر ملائکہ نے پوچھا اور ہوا سے بڑھ کر بھی سخت چیز کوئی ہے؟ تو فرمایا اولاد آدم جو دائیں ہاتھ سے اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ (ترمذی)

اندازہ لگائیں کہ سائنس کے موضوع یعنی مادیات کو کس طرح ترتیب سے بیان فرما کر اور پھر انسان کی طاقت وقوت کو واضح فرمایا لیکن اس طاقت کا سبب کوئی مادی چیز نہیں' بلکہ وہی روحانی عظمت و برتری ہے جس کو پہلے ہم تفصیل سے عرض کر چکے ہیں۔

☆☆......☆☆

دینی مدارس امن پسندی کی تربیت گاہیں ہیں: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

شیفیلڈ' برطانیہ (نمائندہ خصوصی) عیسائیت اور یہودیت کے پیروکار اسلام کے پیروکاروں پر ظلم وستم کا سلسلہ ختم کریں۔ دنیا سے دہشت گردی اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں پر مظالم کا سلسلہ ترک نہیں کیا جاتا۔ مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کر کے خود کو معاشرے کا امن پسند شہری ثابت کریں۔ دہشت گردی کا بنیادی تصور اسلامی تعلیمات کے بالکل برعکس ہے۔ دینی مدارس امن پسندی کی تربیت گاہیں ہیں۔ علمائے کرام معاشرے میں امن و آشتی کی تعلیمات کے فروغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور یورپی ممالک اسلام کے خلاف سخت گیر رویہ اپنانے کی پالیسی سے اجتناب کریں۔ مسلمانوں کو بلاوجہ زیر حراست رکھنے اور دہشت گردی کے بے بنیاد الزامات ان پر عائد کرنے سے عالمی معاشرے میں انارکی پھیلے گی۔ یورپ میں قائم اسلامک سینٹرز نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس موقع پر مفتی محمد اسلم' مولانا عبدالقادر' پیر محمد انور' حافظ محمد اظہر' مولانا ظہور رحمانی اور دیگر بھی موجود تھے۔

ختم نبوت کانفرنس ملتان کی تفصیلی رپورٹ

مسیلمہ کذاب سے دجال قادیان تک

ہر مدعی نبوت مرتد و کافر ہے

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت کانفرنس ملتان کی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر فاضلانہ انداز میں گفتگو فرمائی۔ مولانا قاری محمد یوسف نقشبندی کی تلاوت قرآن مجید سے کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ مولانا خدا بخش صاحب نے فرمایا کہ مسیلمہ کذاب سے دجال قادیان تک ہر مدعی نبوت کافر و مرتد ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے تحفظ ختم نبوت کے لئے عظیم قربانیاں دیں۔ مولانا عبدالحق مجاہد نے کہا کہ ہمارے دین کا ماخذ چار چیزیں ہیں: قرآن مجید' حدیث رسولؐ اجماع امت اور قیاس۔ ختم نبوت کے تحفظ پر ان تمام میں دلائل موجود ہیں۔ قرآن مجید نے واضح اعلان فرمایا کہ محمدؐ آخری نبی ہیں۔ حدیث پاک میں آپؐ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپؐ نے ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تیس دجال اور کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک مدعی نبوت ہوگا' لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔ مسئلہ ختم نبوت پر امت کا سب سے بڑا اجماع ہوا۔ ختم نبوت پر پوری امت کا اجماع ہے۔ حضرت وحشیؓ بن حرب نے مسیلمہ کذاب کو جہنم رسید کیا اور اس پر وہ فخر فرماتے تھے۔ قیاس بھی یہی چاہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے' ختم نبوت کا عقیدہ بنیادی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر ہیں' آپؐ کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت علامہ احمد میاں حمادی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ نے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے تھے کہ جس طرح بادشاہوں کو اپنے وزیر اور مشیر پیارے ہوتے ہیں' اسی طرح آپؐ کو دین کا کام کرنے والے سب لوگ پیارے ہیں لیکن ختم نبوت کا کام کرنے والے آپؐ کی ختم نبوت کے سیکورٹی گارڈ

رپورٹ: مولانا غلام اکبر ثاقب

ہیں' اس لئے آپؐ کو سب سے زیادہ پیارے محافظین ختم نبوت ہیں۔ دین کی سب سے بڑی ضرورت ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ مسلمانوں کو ختم نبوت کے تحفظ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ منکرین ختم نبوت کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ اگر توبہ کرلیں تو چھوڑ دو ورنہ انہیں قتل کردو۔ مسلمانوں نے کبھی بھی ختم نبوت پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ پاکستان کا کوئی حکمران عزت سے نہیں گیا۔ آج وانا میں نیک اور صالح مسلمانوں کو مسلمان فوج قتل کررہی ہے۔ یہ سب کچھ قادیانیوں کی سازش سے ہورہا ہے۔ چور کا ہاتھ کاٹنا' زانی کو سنگسار کرنا اور ڈاکوؤں کو سزا دینا حکومت کا کام ہے' اسی طرح منکرین ختم نبوت کو سزا دینا بھی حکومت کا کام ہے' لیکن حکومت اس طرف توجہ نہیں دیتی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف امت کو بیدار رکھتی ہے۔ مسلمان اسے صرف مولویوں کا کام نہ سمجھیں بلکہ ہر مسلمان ختم نبوت کے تحفظ کو اپنا کام سمجھے اور اس کانفرنس میں آنے والا ہر مسلمان اگلے سال ایک مسلمان کو اپنے ساتھ ضرور لائے۔ مسلمان اپنے دلوں میں قادیانیوں سے شدید نفرت پیدا کریں۔ بحیثیت مسلمان ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باڈی گارڈ بن جائیں۔ اگر ہم اٹھ کھڑے ہوں تو قادیانیت ختم ہوجائے گی۔ مولانا سلطان محمود ضیاء نے فرمایا کہ آج کا یہ عظیم تبلیغی اجتماع عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم سب کو بیدار کرنے کے سلسلہ میں منعقد ہورہا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ علیہم السلام سچے ہیں اور مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سچے انبیاءؑ علیہم السلام کا انتخاب فرمایا۔ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے مرتد اور کافر ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا کہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے تھے کہ ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں ایک قادیانی بھی ڈھونڈے سے نہیں ملے گا۔ اب وہ وقت قریب آپہنچا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ دنیا کے کسی نہ کسی گوشے سے قادیانیوں کے مسلمان ہونے کی خوشخبری نہ ملتی ہو۔ مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی خانیوالی نے فرمایا کہ ختم نبوت کا

تحفظ کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ خود حفاظت فرماتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جان اور مال کو ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قبول فرمائے۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے فرمایا کہ اس شہر کی فضاؤں میں آج بھی امیر شریعتؒ کی لحن داؤدی گونج رہی ہے۔ اس شہر میں آج بھی فاتح قادیانیت مولانا محمد حیات' مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہم اللہ کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو قابل تقلید نمونہ بنایا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو محفوظ فرمادیا' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے قول و فعل کو بھی محفوظ فرمادیا۔ آپؐ نے چار مرتبہ عمرہ ادا فرمایا' فرضیت حج کے بعد ایک حج ادا فرمایا' چار مرتبہ آپ کا شق صدر ہوا' آپ کی ایک ایک بات اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمائی' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جن وانس کے لئے قابل تقلید نمونہ بنایا ہے۔ مسئلہ ختم نبوت سمجھنا ہے تو آپؐ کے صحابہ سے سمجھو جنہیں اللہ تعالیٰ نے معیار حق بنادیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ جہاد کو ختم کرنے والے خود ختم ہوجائیں گے۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نے فرمایا کہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس پوری آب وتاب کے ساتھ جاری ہے۔ اسٹیج اکابر علماء سے سج رہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنت صدیق اکبرؓ کو سنبھالے ہوئے ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے افریقہ سے لے کر یورپ تک قادیانیوں کا تعاقب کیا ہے۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے تھے جو شخص ختم نبوت کا تحفظ کرے گا' میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت ہمیشہ ایسے اکابر نے فرمائی ہے جن پر کوئی دشمن بھی انگلی نہیں اٹھاسکتا۔ حضرت مولانا قاری نورالحق نور صاحب نے فرمایا کہ خطاب تو علماء کرام فرمائیں گے' میں تو جاں نثاران ختم نبوت میں اپنا نام شامل کرانے کے لئے کھڑا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مولانا عبدالواحد صاحب آف کوئٹہ نے فرمایا کہ جنگ احد میں ایک صحابیہؓ نے اپنا دودھ پیتا بچہ آپؐ کی خدمت اقدس میں پیش فرمایا کہ جنگ میں اس کو بطور ڈھال کے استعمال فرمالینا' لیکن آج کروڑوں مسلمانوں کی موجودگی میں قادیانی کافر آپؐ کی گستاخی کرتے ہیں اور مسلمان خاموش ہیں' مسلمانوں کو آپؐ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے جان کی قربانی پیش کرنی چاہئے۔ مولانا انوارالحق صاحب آف کوئٹہ نے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات بین الاقوامی سطح پر واضح ہیں۔ منکرین ختم نبوت جب کسی مسلمان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس مسلمان کے ایمان وعقیدہ کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں آجاتی ہے۔ قادیانیوں نے جہاد کے خلاف کام کیا۔ مرزا قادیانی نے جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا۔ آج عالمی حالات کے تحت قادیانی ایجنڈا کی تکمیل امریکی بش کررہا ہے۔ ان کا کام یہی ہے کہ جہاد اور مجاہدین کو ختم کیا جائے۔ جو کچھ اسرائیل' فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ کررہا ہے' جس طرح گن شپ ہیلی کاپٹر فلسطین کے مجبور مسلمانوں پر بمباری کر رہے ہیں' وہی کچھ وانا اور وزیرستان میں مجاہدین کے ساتھ ہورہا ہے۔ دینی مدارس کے خلاف سازشیں ہورہی ہیں۔ ملک کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کی کوششیں ہورہی ہیں لیکن یہ ملک کسی سیکولر نے نہیں بنایا بلکہ اکابر علماء نے پاکستان بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ کسی میر جعفر اور میر صادق کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد عبدالستار صاحب تونسوی نے فرمایا کہ پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے۔ دین کے کسی ضروری مسئلہ کا انکار کرنے سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ آپؐ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کی ختم نبوت کا منکر کافر ہے۔ مرزا قادیانی کو ماننے والے قادیانی ہیں۔ آپ ان لوگوں کو "قادیانی/ مرزائی" کہا کریں۔ بعض ان پڑھ لوگ ان کو "احمدی" کہہ دیتے ہیں۔ "محمد" اور "احمد" ہمارے پیارے نبیؐ کے اسمائے مبارکہ ہیں۔ "محمدی" اور "احمدی" ہم ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور آپؐ کے روضۂ انور میں دفن ہوں گے۔ نزول عیسیٰ کا منکر بھی کافر ہے۔ مرزائی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے منکر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا' لیکن میں آخری نبی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا' پہلے نبی آدمؑ ہیں' آخری نبی میں ہوں۔ مرزا قادیانی کے ماننے والے مرزا کو شریف انسان بھی ثابت نہیں کرسکتے' مرزائی' مرزا قادیانی کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں:

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں
(لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

آپ متحد ہوکر حکومت سے اپنے مطالبات منوائیں۔ فرق باطلہ متحد ہوکر اپنے مطالبات منوالیتے ہیں' لیکن ہم متحد نہ ہونے کی وجہ سے اپنے جائز مطالبات بھی حکومت سے نہیں منواسکتے۔ قادیانی کافر

ہیں لیکن اسلامی شعائر کو استعمال کر رہے ہیں' ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے۔ ملک میں اسلام برائے نام ہے' نہ اسلام والی صورت ہے' نہ سیرت ہے۔ مسلمان' اسلام کے احکام و ارکان پر عمل نہیں کرتے' قرآن وحدیث پر عمل کرو۔ اسلامی احکام پر عمل کرو۔ مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب آف سجاول سندھ نے کہا کہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جس عالم میں ہم رہتے ہیں' اس کو فنا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بقائے عالم ہدایت سے وابستہ ہے اور ہدایت نبوت کے بغیر نہیں مل سکتی۔ ہدایت مرضیات خداوندی اور غیر مرضیات خداوندی یعنی اوامر ونواہی کا نام ہے اور یہ بات صرف عقل سے سمجھ نہیں آسکتی۔ شریعت کو ایک طرف رکھ کر محض عقل سے دین سمجھ نہیں آسکتا۔ انسان کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ علیہم السلام کو مبعوث فرمایا' ایک نبی کو ماننا تمام انبیاء کو ماننا ہے اور ایک نبی کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے' تمام انبیاء کو ماننا ایمان ہے' ایمان جاننے کا نام نہیں بلکہ ماننے کا نام ہے۔ نبوت کی مثال دائرے کی مانند ہے۔ دائرہ کی بدایت (ابتداء) ہی دائرہ کی نہایت (انتہاء) ہوتی ہے۔ نبوت کے دائرہ کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی اور اس کی انتہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری تخلیق سب سے پہلے ہوئی اور بعثت سب سے آخر میں ہوئی۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر دین کو مکمل کر دیا ہے۔ قرآن محفوظ ہے۔ قرآن انسان کو انسان بناتا ہے۔ جو نظام قرآن نے دیا ہے کوئی اور ایسا نظام نہیں دے سکتا۔ قرآن کی تعلیم مفت ہے۔ اللہ کا نظام ہے کہ جو چیز جتنی زیادہ ضرورت کی ہوتی ہے' اس کو اتنا ہی عام کر دیا جاتا ہے۔ ہوا' پانی وغیرہ عام ضرورت کی چیزیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے وہ عام فرمادی ہیں۔ قرآن مجید بھی ضرورت کی چیز ہے' اس کی تعلیم کو عام اور مفت فرمادیا۔ آپ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے دین کو محفوظ قرار دیا گیا۔ آپؐ کی امت کے اجماع کو حجت قرار دیا گیا۔ امت نے بھی سب سے پہلا اجماع ختم نبوت کے تحفظ پر کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا اور اسے اور اس کے ماننے والوں کو جہنم رسید کیا۔ اب سنت صدیقیؓ یہی ہے کہ منکر ختم نبوت اور اس کے ماننے والوں کو قتل کر دیا جائے۔ نبوت انتخاب خداوندی ہے۔ نبی کی تعلیم کا انتظام بھی اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے۔ نبی دنیا میں کسی کے سامنے دامن تلمذ طے نہیں کرتا۔ ہماری زبان میٹھے اور کڑوے' کھارے اور کھٹے کے درمیان فرق کر سکتی ہے اور نبوت کی زبان حلال اور حرام کے درمیان فرق کر سکتی ہے۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم جتنی کوشش کریں گے' وہ آخرت میں ہماری نجات اور شفاعت کا سبب بنے گی۔ آخر میں خواجہ خواجگان شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے دعا فرمائی۔

☆☆..........☆☆

ڈاکٹر عبدالسلام کے حوالے سے

عدن پبلیکیشنز کا اظہار معذرت

جناب سید احمد حسین صاحب زید

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کا گرامی نامہ ملا' بے حد شکریہ۔ ہم آپ کے انتہائی شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہماری کتاب کی ایک غلطی کی نشاندہی فرمائی۔

ہمارے مصنفین نے ڈاکٹر عبدالسلام کی سرخی (Heading) کے ساتھ پاکستانی سائنس دان ہی لکھا ہے اور اندر متن میں بھی ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستانی سائنس دان ہی لکھا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ کہیں بھی مسلمان کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ یہ جو ابہام پیدا ہوا ہے یہ کمپوزر کی غلطی سے سیریل نمبر ٹائپ کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ ہم اس ابہام کو دور کرنے کے لئے فوری طور پر تمام ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔

ہم اور ہمارے مصنفین ختم نبوت پر پختہ یقین رکھتے ہیں اور قادیانیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ آپ کی رہنمائی کے مطابق ہم ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس سہواً غلطی کو معاف فرمائے۔ ایک بار پھر آپ کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے۔

والسلام

خرم سلمان

مینیجر عدن پبلیکیشنز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی

مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کا اجلاس امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں کراچی سے مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' مفتی محمد جمیل خان' ٹنڈو آدم سے مولانا احمد میاں حمادی' سجاول سے مولانا عبدالغفور قاسمی' سکھر سے قاری خلیل احمد بندھانی' کوئٹہ سے مولانا انوارالحق حقانی' مولانا عبدالواحد' رحیم یار خان سے قاضی عزیزالرحمٰن' بہاولپور سے حاجی سیف الرحمٰن' ملتان سے مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا فیض احمد' میاں خان محمد سرگانہ' لاہور سے حاجی بلند اختر نظامی' ٹوبہ ٹیک سنگھ سے قاضی فیض احمد' راولپنڈی سے حکیم محمد یونس' اسلام آباد سے مولانا عبدالرؤف' کبیروڑپکا سے مولانا عبدالمجید لدھیانوی' خانقاہ سراجیہ کندیاں سے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا صاحبزادہ خلیل احمد' پشاور سے مفتی شہاب الدین پوپلزئی' مولانا نورالحق نور سمیت کئی ایک اراکین شوریٰ نے شرکت کی۔

اجلاس میں گزشتہ سال کے دوران رحلت فرمانے والے حضرات کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور مغفرت کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں مجلس کی گزشتہ سال کی تبلیغی سرگرمیوں پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ واضح رہے کہ مجلس کے زیر اہتمام اندرون و بیرون ملک ۳۰۰ سے زائد ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ہزاروں دروس قرآن و سنت کے اجتماعات ہوئے۔ ایک درجن سے زائد پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کئے گئے۔ نصف درجن ضخیم کتب شائع ہوئیں۔ شعبہ تبلیغ میں چار نئے مبلغین کا اضافہ کیا گیا۔ چناب نگر میں تین پلاٹ خرید لئے گئے۔

سال رواں میں تین نئے مبلغین اور دو نئے مدرسین رکھنے کی اجازت دی گئی اور درج ذیل کانفرنسوں کا انعقاد تجویز ہوا: ۳۱/ مارچ کو چوعاقل' یکم اپریل کو خیر پور میرس' ۳/ اپریل کو ٹنڈو آدم' ۱۰/ اپریل کو نوابشاہ' ۱۱/ اپریل کو مورو' ۱۲/ اپریل کو کنڈیارو' ۱۳/ اپریل کو محراب پور' ۱۸/ اپریل کو سکھر' ۳۰/ اپریل کو چناب نگر' یکم مئی کو چونڈہ سیالکوٹ' ۲/ مئی کو چیچہ وطنی' ۳/ مئی کو جھنگ' ۷/ مئی کو لیہ' ماہ جون میں ایبٹ آباد' مانسہرہ اور بالاکوٹ میں کانفرنسیں انشاءاللہ منعقد ہوں گی۔ ستمبر کے پہلے عشرہ کو "عشرۂ ختم نبوت" منایا جائے گا جس میں یکم ستمبر کو رحیم یار خان' ۲/ ستمبر کو ۳/ ستمبر کو بہاولنگر' ۴/ ستمبر کو ڈیرہ اسماعیل خان' ۵/ ستمبر کو کوہاٹ' ۶/ ستمبر کو بنوں' ۷/ ستمبر کو پشاور' ۸/ ستمبر کو شیخوپورہ' ۹/ ستمبر کو گوجرانوالہ' ۱۰/ ستمبر کو لاہور میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔

امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف کی علالت کے پیش نظر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (کراچی)' مولانا عبدالمجید لدھیانوی (کبیروڑپکا)' صاحبزادہ عزیز احمد (خانقاہ سراجیہ) آپ کی نیابت فرمائیں گے۔

آئندہ تین سالوں کے لئے حضرت امیر مرکزیہ نے مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری کو ناظم اعلیٰ' مولانا محمد اکرم طوفانی کو ناظم' مولانا اللہ وسایا کو خازن' مولانا بشیر احمد کو ناظم نشرواشاعت اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو ناظم تبلیغ مقرر فرمایا۔ رواں سہ ماہی میں کوئٹہ' راولپنڈی' اسلام آباد سمیت کئی ایک علاقوں میں تربیتی ورکشاپس منعقد ہوں گے جن میں مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لیکچر دیں گے۔ علاوہ ازیں کئی ایک تعمیری منصوبوں کی اجازت بھی دی گئی۔

☆☆..........☆☆

اخبار عالم پر ایک نظر

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام تر دعوؤں میں جھوٹا ہے: ظفر عالم کے قبول اسلام کے موقع پر تاثرات

کراچی (نمائندہ خصوصی) ظفر عالم بن اختر عالم نے قادیانیت سے تائب ہو کر مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اعتبار سے آخری نبی مانتے ہیں اور آپؐ کے بعد کسی تشریعی‘ غیر تشریعی‘ ظلی یا بروزی نبی کے آنے کے قائل نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور وہی قیامت کے قریب دوبارہ اس دنیا میں آسمانوں سے نازل ہوں گے جبکہ امام مہدیؑ اس امت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں پیدا ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں سے نزول کے موقع پر زمین پر مسلمانوں کے قائد اور امام ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام تر دعوؤں میں جھوٹا یقین کرتے ہیں اور علمأ اسلام کے فتویٰ کے مطابق اسے کافر‘ کاذب‘ دجال اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی یا بروزی نبی‘ مسیح موعود‘ مہدی‘ مجدد یا مصلح ماننے والے اس کے پیروکاروں کو خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری‘ انہیں اسلام اور آئین پاکستان کے مطابق غیر مسلم تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم اور اپریل ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔ اس موقع پر نومسلم ظفر عالم کی دین اسلام پر استقامت کیلئے دعا کی گئی۔

اسلام ہی ہمارا نجات دہندہ اور حقیقی مذہب ہے: عقیلہ ظفر کے قادیانیت سے تائب ہونے کے موقع پر تاثرات

ایبٹ آباد (نمائندہ خصوصی) ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد کی فائنل ایئر کی چوبیس سالہ طالبہ عقیلہ ظفر دختر ظفر احمد مرزا (سکنہ ہاؤس نمبر ۱۰۰ گلی نمبر ۳ شکریال راولپنڈی) نے اسلام کو پسندیدہ مذہب قرار دیتے ہوئے قادیانیت سے تائب ہو کر جامع مسجد الیاسی کے خطیب قاری محبوب الرحمن قریشی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اپنے قبول اسلام کا اعلان انہوں نے اپنے درجنوں طلباء ساتھیوں کی موجودگی میں کلمہ پڑھ کر کیا۔ مذکورہ نومسلم طالبہ اس سے قبل قادیانی مذہب سے تعلق رکھتی تھیں‘ جبکہ ان کے نانا اور نانی مسلمان تھے اور ان کے والدین قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ نومسلم طالبہ عقیلہ ظفر نے اس موقع پر کہا کہ میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس دوران مذہب کے بارے میں انتہائی باریک بینی سے مطالعہ کرتی رہی۔ خاص کر قرآن مجید کا میں نے زیادہ مطالعہ کیا اس کے ساتھ ساتھ نماز استخارہ بھی مسلسل ادا کرتی رہی‘ دوران مطالعہ اور استخارہ مجھے مختلف قسم کے خواب بھی دکھائی دیتے رہے اور اسی دوران میں اس نتیجے پر پہنچی کہ میں اسلام کیوں نہ قبول کرلوں؟ یہ سوچ کر میں نے مذہب اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کر کے دین اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہم دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ میری خواہش ہوگی کہ وہ چاروں بھی اسلام قبول کرلیں‘ کیونکہ اسلام ہی ہمارا نجات دہندہ اور حقیقی مذہب ہے‘ جس میں ہم سب کی کامیابی و کامرانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد ۱۹۸۴ء میں فوت ہوگئے تھے اور ہم بچپن ہی میں یتیم ہوگئے تھے انہوں نے کہا کہ بچپن میں میری والدہ نے میرا نکاح عبدالحنان طاہر سکنہ مظفر آباد سے کردیا تھا جو کہ قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور ابھی میری رخصتی نہیں ہوئی ہے‘ لہٰذا میں اس موقع پر مذکورہ نکاح سے بھی برأت کا اعلان کرتی ہوں۔ نومسلمہ عقیلہ ظفر

کے اسلام قبول کرنے کے بعد قانونی تقاضے پورے کرنے کے فرائض ایبٹ آباد کے ممتاز قانون دان جناب امان اللہ ایڈووکیٹ' جناب افتخار خان ایڈووکیٹ اور جناب شوکت خان ایڈووکیٹ نے سرانجام دیئے اور اس موقع پر عقیلہ ظفر کے اسلام قبول کرنے کی خوشی میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

ڈگری کالج ماتلی کے قادیانی پروفیسر کا تبادلہ

ماتلی (پ ر) ڈگری کالج ماتلی کا اسسٹنٹ پروفیسر عمر نامی قادیانی تھا۔ حیدرآباد سے ماتلی اس کا تبادلہ ہوا۔ اس قادیانی نے ڈگری کالج میں کچھ عرصہ بعد اپنے پریڈ میں قادیانی نظریات پھیلانے شروع کئے۔ طلباء کو شک ہوا کہ یہ قادیانی ہے۔ انہوں نے کلاس میں ختم نبوت کے اسٹیکرز لگادیئے۔ قادیانی پروفیسر عمر نے غصہ سے اسٹیکرز اتار کر اپنی جیب میں ڈال لئے اور طلباء سے کہا کہ یہ کالج ہے' دینی درسگاہ نہیں۔ طلباء نے کہا کہ دیگر جماعتوں کے اسٹیکرز بھی لگے ہوئے ہیں' وہ تو آپ نے اتارے نہیں' یہ تو قادیانیوں کے خلاف تھے' جو اسلام اور آئین پاکستان کی رو سے کافر ہیں' یہ آپ نے کیوں اتارے؟ قادیانی پروفیسر عمر نے کہا کہ کیا میں کافر ہوں؟ طلباء نے کہا کہ کیا جناب قادیانی ہیں؟ اس پر اس نے دبے لفظوں میں کہا کہ ہاں! یہاں سے اس کے قادیانی ہونے کا بھانڈا پھوٹا۔ طلباء کا وفد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماتلی شہر کے عہدیداران سے ملا' اگلے دن علمائے کرام کے اجلاس میں شہر بھر کی تمام دینی' مذہبی جماعتوں کے نمائندگان و خطباء نے شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد حسین الحسینی' حضرت مولانا جمیل احمد' حضرت مولانا محمد رمضان آزاد' حضرت مولانا عبدالستار فاروقی' حضرت مولانا عبدالعزیز نجانی' حضرت مولانا محمد انور کمبوہ' حضرت مولانا گل حسن انور' جناب اعجاز احمد تھانوی پر مشتمل ایک وفد نے ڈگری کالج کے پرنسپل سے ملاقات کی اور تمام صورتحال سے پرنسپل صاحب کو آگاہ کیا کہ کس طرح دھیرے دھیرے یہ پروفیسر اپنی ارتدادی مہم کو آگے بڑھا رہا ہے۔ محکمہ تعلیم کے افسران تک شکایت پہنچائی گئی۔ چنانچہ وہاں سے اس قادیانی کا تبادلہ کردیا گیا۔

سندھ میں قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی

تحصیل نگر پارکر کے صوبہ سندھ کا پسماندہ اور غربت زدہ علاقہ ہونے کی وجہ سے قادیانیوں نے روپے پیسے کا لالچ دے کر سادہ لوح و نادار مسلمانوں کو ورغلانے کی سرگرمیاں کافی عرصے سے جاری رکھی ہوئی تھیں۔ قادیانیوں نے اپنے عبادت خانوں کو مسجد کی ہیئت پر تعمیر کیا اور کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کو کھلے عام استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں مصروف رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس جرم سے باخبر تھی اور قادیانیوں کی اس غیر اسلامی و غیر قانونی کارروائی کی روک تھام کرنے میں مصروف تھی۔ اسی سلسلہ میں حضرت مولانا خان محمد کندھانی کو تھر کے علاقہ میں جماعت کا مبلغ بھی مقرر کیا گیا تھا۔ موصوف نے اسی وقت سے قادیانیوں کے خلاف قانونی جنگ لڑنا شروع کردی تھی اور گزشتہ تین سال سے انتظامیہ کو قادیانیوں کے خلاف درخواستیں دے رکھی تھیں۔ بالآخر ڈی پی او نے قانون پر عمل درآمد کرتے ہوئے نگر پارکر کے قادیانیوں کے عبادت خانوں سے شعائر اسلام کو محفوظ کروانے کا حکم جاری کیا اور سابقہ تھر میں قادیانیوں کے غیر قانونی اقدامات کا نوٹس لیا۔ الحمدللہ! اس طرح شعائر اسلام کی توہین کا ارتکاب بند ہوگیا اور ساتھ ہی مرزائیت کی ارتدادی چال تار عنکبوت کی طرح ٹوٹ گئی۔ انشاء اللہ! اب قادیانی صحرائے تھر کے کسی بھی کونے میں چھپ نہیں سکیں گے اور ہمیشہ کی طرح ناکامی اٹھاتے رہیں گے' کیونکہ یہ سارا جہاں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی خاطر قائم ہے اور اس میں سکہ بھی صرف محبوب خدا' سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا چلے گا۔

یہودی پوری دنیا میں مسلمانوں کے قتل عام کا پروگرام بنا چکے ہیں: مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (پ ر) ہمارے اکابر نے برصغیر سے انگریز کو نکالا ہے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی' حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اس قافلے کے سرخیل تھے۔ ان خیالات کا اظہار مکتبہ انوار مدینہ مانسہرہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مدینہ منورہ میں جوتے اتار کر چلتے تھے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سچے عاشق رسولؐ تھے۔ انگریز کے خلاف ان لوگوں کی جدوجہد کام کرگئی اور ہمیں آزادی کا پرچم نصیب ہوا۔ اس آزاد وطن عزیز میں ہمارے اکابر کا خون شامل ہے۔ ہمارے اکابر کا اعلان تھا کہ اگر دریا میں دو مچھلیاں لڑتی ہیں تو اس میں بھی انگریز کی سازش شامل ہوگی۔ مولانا

محمد قاسم نانوتویؒ نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھ کر اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ بنادیا' جہاں سے پوری دنیا میں اسلام کی آواز بلند ہوئی' ہمارے اکابر نے اتنی قربانیاں دی ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے دور کی یاد تازہ کردی۔ دریں اثناء انہوں نے شیخ احمد یٰسین کی شہادت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ ان کی شہادت سے جذبہ جہاد میں اور زیادہ نکھار آئے گا۔ امریکہ کی چھتری تلے یہودی پوری دنیا میں مسلمانوں کے قتل عام کا پروگرام بنا چکے ہیں۔ شیخ احمد یٰسین بارہ سال کی عمر میں معذور ہوئے' مگر زندگی بھر اسلام کے پرچم کو بلند رکھا۔ شیخ احمد یٰسین کا اعلان تھا کہ بیت المقدس پاک جگہ ہے اور نبیوں اور پیغمبروں کی سرزمین ہے' اس پر کسی بھی کافر کا قبضہ نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ہمیشہ اپنوں کی غداری کی وجہ سے رسوا ہوئے ہیں۔ موجودہ دور میں بھی کوئی ایسا مسلمان حکمران نہیں جو کفار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرسکے۔ پوری دنیا کے کفار ایک ہیں' کاش کہ ہم مسلمان بھی ایک ہوتے۔ دریں اثنا مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے کہا کہ نکاح رسم ورواج کا نام نہیں بلکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نکاح ہے' برکت والا نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم سے کم کیا جائے۔ مہر مرد کی طاقت کے مطابق ہونا چاہئے' اگر مرد ایک ہزار روپے مہر ادا کرسکتا ہے تو وہ ہزار روپے مہر رکھ سکتا ہے' اگر دس لاکھ دے سکتا ہے تو وہ دس لاکھ رکھ سکتا ہے۔ آج رسم ورواج کے جال نے معاشرہ کو خراب کردیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے تبلیغی جماعت کے عظیم رہنما غلام محمد مرحوم کی صاحبزادی کے نکاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلمانوں میں رواج اس قدر پیدا ہوچکے ہیں کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی جگہ ہی نہیں ہے۔ اسلام کے مقدس دستور اور آئین سے دور ہونے کی وجہ سے آج مسلمان مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مٹانے کی وجہ سے برکتیں ختم ہوچکی ہیں۔ اسلام دین فطرت ہے جو تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ اسلام کے مبارک طریقہ میں سکون وچین پایا جاتا ہے جبکہ رسم ورواج میں مشکلات ومصائب ہیں۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ نکاح میں سادگی کو اپنایا جائے اور غریب لوگوں کا بھی خیال رکھا جائے۔

دینی مدارس کے خلاف مغربی میڈیا نے معاندانہ رویہ اپنایا ہوا ہے: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

لندن (نمائندہ خصوصی) اسلام اپنی عالمگیر تعلیمات کی بنا پر تمام مذاہب پر فوقیت رکھتا ہے۔ اسلامی تہذیب وتمدن موجودہ متمدن دنیا کو انسانی اقدار سے روشناس کرانے کا ذریعہ بنے ہیں۔ دہشت گردی کے خاتمے کی مہم کو اسلام کے خاتمے کی مہم نہ بنایا جائے۔ دینی مدارس اسلامی اقدار کے فروغ اور تعلیم کو عام کرنے کے حوالے سے نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم نے برطانیہ آمد کے موقع پر ایئرپورٹ پر اپنے استقبال کے لئے آنے والے علمائے کرام مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا اکرام الحق ربانی' مفتی سہیل احمد' مولانا خالد رادھرم' مولانا محمد صفدر اور دیگر کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یورپ میں اسلام کے حوالے سے سنگین غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جن کا تدارک ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات نے ہر موقع پر دہشت گردی کا راستہ روک کر امن وامان کے قیام کو یقینی بنانے پر زور دیا ہے اور علمائے کرام اور مسلم عوام ان تعلیمات پر مکمل طور پر عمل پیرا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم دنیا نے اسلام دشمن ممالک کی دہشت پسندانہ سرگرمیوں کا جواب کبھی بھی دہشت گردی سے نہیں دیا ہے بلکہ اقوام متحدہ اور دیگر ذرائع سے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ دینی مدارس کے خلاف مغربی میڈیا نے معاندانہ رویہ اپنایا ہوا ہے جو سراسر بے جا اور بے بنیاد ہے۔ دینی مدارس کی ڈیڑھ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ ان مدارس کے فضلاء نے ہمیشہ جارحیت کی نفی کی ہے اور پرامن ماحول میں دینی علوم کی تدریس کو یقینی بنایا ہے۔ مغربی دنیا اسلامی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے گریز کرے ورنہ جیسے ہی مغربی ممالک کی عوام کو اسلام کی حقیقی تعلیمات اور ان کے میڈیا کے دجل وفریب کا علم ہوگا وہ فوراً اپنے مذہب کو ترک کرکے اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لے لیں گے۔ دھوکہ دہی کے ذریعہ اسلام کو نہ دبایا جاسکتا ہے اور نہ ختم کیا جاسکتا ہے۔

ختم نبوت کے عقیدہ پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلاسکتا: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے تعلیمی نصاب سے قرآنی آیات وترجمہ خارج کرنے کی اطلاعات پر وفاقی وزیر تعلیم کو برطرف کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر و وزیر اعظم

پاکستان قرآنی آیات کو دوبارہ نصاب میں شامل کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کلمہ طیبہ دو قومی نظریہ اور جداگانہ طریقہ انتخاب کے ذریعہ معرض وجود میں آیا تھا' جس کے حصول کے لئے بیس لاکھ مسلمان شہید ہوئے اور ایک لاکھ بچیاں اغوا ہوئیں۔ موجودہ حکومت جہاد کے خوف سے قرآنی آیات نصاب سے حذف کر رہی ہے جبکہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا انگریز سامراج نے بھی جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے بھارتی پنجاب کے شہر قادیان کے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو جعلی انگریزی پنجابی نبی بنایا تھا' جس نے سب سے پہلے جہاد کو حرام قرار دینے کا اعلان کیا تھا۔ یہ سال ۲۳/ مارچ ۱۸۸۹ء کا واقعہ ہے۔ اب سال ۲۰۰۴ء میں بھی جہاد کو ختم کرنے کے لئے آیات قرآنی کو تعلیمی نصاب سے خارج کیا جارہا ہے۔ دنیا کی بڑی طاقتیں امریکہ' برطانیہ وغیرہ جہاد سے خوفزدہ ہیں' اس لئے مساجد اور دینی مدارس میں دینی نصاب کی جگہ انگریزی نصاب لانے پر زور دیا جارہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو قیامت تک تحفظ دینے کا قرآن پاک میں اعلان کر رکھا ہے اور قرآن مجید کے الفاظ کی زیر زبر کی بھی تحریف نہیں ہوگی۔ دنیا میں لاکھوں حفاظ قرآن موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن پاک محفوظ ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ قرآن مجید ہے۔ مولوی فقیر محمد نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ اسلامیات لازمی کی کتاب نہم دہم کے صفحہ ۸۸ پر درج ختم نبوت کے باب کی عبارت تبدیل کر دی گئی ہے جو یہ ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ' اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں فرمایا ہے نہیں ہیں محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ بلکہ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ختم نبوت کا عقیدہ' اس قدر اہم اور بنیادی عقیدہ ہے کہ اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا' یہی وجہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں خاص طور پر یہ دفعہ شامل کی گئی ہے کہ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج ہے: مولانا منظور احمد الحسینی

آفن باخ' جرمنی (نمائندہ خصوصی) انسانیت کو ترقی کی منزل تک پہنچانا صرف اللہ کے نبیوں کا کام ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاءؐ کی تشریف کے بعد قیامت کی صبح تک آپ ہی کا دور ہے' اب صرف آپ کی رہنمائی میں ہی انسان ترقی کر سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے جامع مسجد توحید آفن باخ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام انسانوں اور جنوں پر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت لازم ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون انسان' انسان کو نیک نہیں بنا سکتا' جبکہ دین اسلام ایک دین ہے جو انسان کو صحیح انسان بنا سکتا ہے جس سے پوری دنیا کا معاشرہ سدھر سکتا ہے۔ قانون کسی حد تک ظاہری ذمہ داریاں پوری کرتا ہے جبکہ دین ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی ذمہ داریاں پوری کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دین کامل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت بھی کامل ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعیٔ نبوت جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے پوری دنیا کے انسانوں کو دعوت دی کہ صحیح انسان بننے کے لئے دین اسلام اختیار کریں اور اپنی دنیا و آخرت سنواریں۔

مرزا قادیانی ان تیس مدعیان نبوت میں سے ایک ہے جس کے فتنے نے امت کو قلق اور اضطراب میں مبتلا کیا ہوا ہے: مولانا منظور احمد الحسینی

من ہائم' جرمنی (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کی سو سے زیادہ آیات اور دو سو سے زیادہ احادیث سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے من ہائم میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا منکر پوری امت کے نزدیک کافر ہے' خواہ وہ کتنی ہی نمازیں پڑھتا ہو اور کتنے ہی اعمال بجالاتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ خاتم الانبیاءؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس امت میں تیس کے لگ بھگ نبوت کے جھوٹے دعویدار پیدا ہوں گے۔ مرزا قادیانی ان تیس میں سے ایک ہے جس کے فتنے نے امت کو قلق اور اضطراب میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ جامع مسجد توحید آفن باخ کے امام مفتی محمد احمد نے کہا کہ تمام مسلمانوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی سو فیصد پیروی کرنی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کافروں کے لئے صرف دنیا ہی دنیا ہے' وہ اس دنیا میں عزت کرائیں' ترقی کریں' جو چاہیں بنیں مگر مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ ہے

واضح ہے کہ ان کا معاملہ بالکل جداگانہ ہے۔ وہ جب تک سو فیصد اتباع نبوی کرتے رہے' اس وقت تک انہوں نے عزت بھی پائی اور غلبہ بھی حاصل کیا' لیکن جب سے وہ اتباع نبویؐ میں کمزور پڑ گئے' اس وقت سے وہ ذلیل ہوگئے۔ آج بھی مسلمانوں کو اس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ اتباع نبویؐ کا سو فیصد اہتمام کریں اور دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کریں۔ دریں اثناء حاجی محمد شہباز نے مولانا منظور احمد الحسینی کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی آمد دین کے نفاذ کے لئے ہوگی: مولانا منظور احمد الحسینی

آفن باخ' جرمنی (نامہ نگار) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کی دوبارہ اس دنیا میں تشریف آوری کا عقیدہ اختلافی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تک تمام امت کا اجماعی اور متفق علیہ عقیدہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے آفن باخ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کی سو سے زیادہ احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں اور صحابہؓ و تابعینؒ سے لے کر آج تک یہ عقیدہ متواتر چلا آتا ہے۔ جو لوگ اس عقیدہ کا انکار کرتے ہیں اور اس کے برعکس عقیدہ رکھتے ہیں' ان کا رشتہ ایمان سے کٹ چکا ہے اور وہ وبال و ضلال کی وادیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلی صدی سے لے کر آج ہم تک ہر زمانے کے مسلمان یہی عقیدہ رکھتے آرہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس "لا نبی بعدی" بالکل برحق ہے اور اس حدیث کا مطلب آج تک تمام امت نے یہی سمجھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد اب کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حصول نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دجال و کذاب شمار ہوگا' جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پونے چھ سو سال پہلے مل چکی ہے۔ "لا نبی بعدی" کا ارشاد آپؐ کے بعد حصول نبوت کی نفی کرتا ہے' جن انبیا کرام علیہم السلام کو نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مل چکی ہے یہ ارشاد نبویؐ ان کی دوبارہ آمد کی نفی نہیں کرتا ہے' اسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے عنوان سے یوں فرمایا کہ "لا نبوۃ بعدی" کہ میرے بعد نبوت نہیں۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا ہمارے دین کی تکمیل کے لئے نہیں ہوگا کیونکہ دین بلاشبہ چودہ سو سال سے کامل و مکمل چلا آرہا ہے' بلکہ ان حضرات کی آمد دین کو نافذ کرنے کے لئے ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ میں قادیانیوں سے توقع کرتا ہوں کہ وہ انصاف و دیانت سے کام لیتے ہوئے عقیدۂ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے اور امت کے اس اجماعی اور قطعی عقیدہ سے انحراف کر کے ملحدین کی صف میں شامل نہیں رہیں گے۔

دینی مدارس کو دہشت گردی کی تربیت گاہیں قرار دینا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے ختم نبوت سینٹر اور جامع مسجد گلشن میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مغرب مسلمانوں کے قتل عام سے گریز کرے اور انہیں بھی کرۂ ارض پر آزادی سے جینے کا موقع دے۔ اسلامی تہذیب و تمدن کے خاتمہ کی کوششیں مہذب دنیا کو عہد جاہلیت کی تاریکیوں میں دھکیلنے کی مکروہ سازش ہے۔ دہشت پسند گروپوں نے اسلام کا نام لے کر دہشت گردی نہیں کی تو مغربی میڈیا انہیں مسلم دہشت گرد کیوں کہتا ہے؟ اخبارات و جرائد' انٹرنیٹ اور مختلف ٹی وی چینل اسلام' مسلمانوں اور دینی مدارس کے خلاف زہریلے پروپیگنڈے کا سلسلہ ترک کر کے اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان جاری جنگ کے خاتمے کے لئے کوششیں کریں۔ دینی مدارس کو دہشت گردی کی تربیت گاہیں قرار دینا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ آج تک دینی مدارس کے کسی فارغ التحصیل عالم کو دہشت گرد ثابت نہیں کیا جاسکا ہے اور نہ ہی پکڑے جانے والے کسی دہشت گرد کا دینی مدارس سے کوئی تعلق ثابت کیا جاسکا ہے۔ بدلتی ہوئی عالمی صورتحال کے تناظر میں اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو جدید دور سے ہم آہنگ ہے اور موجودہ زمانے کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمانوں کو جس

بری طرح کچلا جا رہا ہے اور ان کا قتل عام کیا جا رہا ہے وہ لازمی طور پر عالمی قوتوں کے خلاف نفرت وعداوت کو جنم دے گا۔ مغربی ممالک فرعونیت کی راہ اختیار کرنے کے بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلح جوئی اور امن و آشتی پر مشتمل تعلیمات پر عمل کریں اور بین الاقوامی امن کے لئے خطرہ بننے سے گریز کریں۔

قادیانیوں سے دوستی جرم ہے

ضلع کرک کی یہ خوش بختی ہے تیری تحصیل بانڈہ داؤد شاہ ضلع کرک جہاں گنتی کے چند قادیانی تھے مقامی آبادی نے انہیں انتہائی محدود کر رکھا تھا۔ علمائے تیری کی سعی سے تقریباً وہ سب ہی قادیانیت ترک کر کے مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ بعد ازاں ضلع کرک میں سیشن کورٹ بنوں روز تپی کرک پر ایک شخص مسمی شریف ولد بادشاہ نور جو مختلف بینکوں کا لاکھوں روپے کا مقروض تھا اور وہ بینکوں کے بھاری قرضہ جات ادا نہ کر پایا تھا وہ تشدد اور تخریبی قادیانی حسام الدین کے جھانسے میں آ گیا۔ حسام الدین نے اس کے ساتھ وعدہ کیا کہ اگر وہ یعنی شریف قادیانیت قبول کرلے تو اس کے ذمہ جملہ واجب الادا رقم قادیانیت کے فلاحی فنڈ سے ادا کر دی جائے گی۔ لالچ میں آ کر شریف قادیانی بن گیا۔ بعد ازاں اس نے اپنے چھوٹے بھائی محمد نظیف کو بھی قادیانی بنا لیا۔ میں ضلع کرک کا پہلا شخص ہوں جس نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ میں قادیانیت کے سیلاب کو روکنے کے لئے آپ کے جریدے ہفت روزہ "ختم نبوت" کے ہر نئے شمارے کے فوٹو اسٹیٹ کر کے مفت تقسیم کیا کرتا ہوں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شریف قادیانی کے چھوٹے بھائی محمد نظیف قادیانیت سے تائب ہو گئے۔ مگر شریف احمد جو ہنوز بینکوں کا مقروض ہے عدلیہ کے سامنے قادیانی وکلاء کی جھوٹ پر مبنی وکالت کے ذریعہ اپنی ہٹ دھرمی سے جان چھڑانے کی مذموم کوشش کر رہا ہے۔ قادیانی وکیل نے ذاتی خرچ پر اس کی آنکھوں کا آپریشن بھی کرایا ہے۔ بدقسمتی سے میرے ایک عزیز نے میرے ساتھ گھریلو چپقلش کی وجہ سے مجھے بتائے بغیر ہماری غیر منقسم اور مشترکہ زمین شریف احمد قادیانی کو بحیثیت کاشتکار کاشت کے لئے دے دی۔ مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے اس قادیانی شریف احمد کو ایک نوٹس دیا کہ میں ختم نبوت کے داعی کی حیثیت سے تمہارے ساتھ تعلق رکھنے اور تمہیں اپنا حصہ زمین کاشت کے لئے دینے پر تیار نہیں ہوں تم قادیانیوں کا لٹریچر تقسیم کرتے ہو ان کے پراگندہ عقیدے کی تبلیغ کرتے ہو۔ خوش قسمتی سے آپ کے جریدے کی ایک اشاعت میں شیخ محمد بن عبداللہ السبیل کے مضمون کا اردو ترجمہ از مولانا عبداللطیف مدنی شائع ہوا جس کا عنوان ہے: "قادیانیت' مسلمانوں کے مفادات سے غداری کا نام ہے"۔ اسی مضمون کے فوٹو اسٹیٹ کروا کر میں نے تقسیم کئے۔ شریف احمد قادیانی عملاً بدکار اور کاذب ہے۔ قادیانیت کا لٹریچر خفیہ طریقے سے تقسیم کرتا ہے اور قادیانیت کا مبلغ بھی ہے۔ میں اسی تناظر میں اس کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ بھی دائر کرنے والا ہوں۔ آپ کے رسالے ہفت روزہ ختم نبوت کی ہر نئی اشاعت کو بذریعہ ڈاک وصول کرنے کے بعد پورے جریدے کے ۱۰۰ فوٹو اسٹیٹ کر کے بلا معاوضہ مفت تقسیم کرتا ہوں۔ اگر خدانخواستہ آپ کا جریدہ نہ ہوتا تو اس قادیانی کی وجہ سے آج ضلع کرک میں قادیانیوں کا ہسپتال بھی ہوتا اور کئی اور کینسر زدہ تنظیمیں بھی ہوتیں۔ حاجی آدم خان اور راقم الحروف قادیانیوں کے خلاف جہاد کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی مذموم کوششوں کے باوجود یہاں اس ملعون شریف احمد کے علاوہ اور کوئی بھی قادیانی نہیں ہے۔ قادیانیوں سے اتنے مراسم بڑھانا کہ قادیانی کو مسلمانوں کی زمین کاشتکاری کے لئے دینا' قادیانیوں کی مالی' معاشی اور سماجی مدد ہے جو کہ غلط ہے۔ آپ اس خط کو شائع کیجئے تاکہ سادہ لوح عوام کو علم ہو پائے اور وہ آئندہ اس قسم کی غلطیوں کا ارتکاب نہ کر پائیں۔ میں اس پیرانہ سالی میں بھی قادیانیت کے خلاف آخری سانس تک جہاد جاری رکھوں گا۔ (مراسلہ لطیف پریشان)

تبصرہ کتب

نام: تحریک ختم نبوت میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا مجاہدانہ کردار

مصنف: مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ناشر: مکتبہ انوار مدینہ' جامع مسجد صدیق اکبرؓ محلہ صدیق آباد (اپر چھتی) مانسہرہ صوبہ سرحد

قیمت: ۴۵ روپے

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی وقتاً فوقتاً مختلف کتب اور کتابچے تحریر فرماتے رہتے ہیں جن کا مقصد دین کا فروغ ہے' اسلامی تعلیمات سے آگاہی اور اکابر کے کارناموں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے خلاف بھرپور جدوجہد کی عکاسی کی گئی ہے۔ اس کتاب میں جابجا حضرت ہزارویؒ کی سوانح سے اقتباسات بھی درج کئے گئے ہیں۔ مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے اپنی اس پیشکش میں حضرت ہزارویؒ کے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں اہم کردار کے علاوہ قادیانیوں سے مناظرے' اپنی نجی مصروفیات پر تحفظ ختم نبوت کے مشن کو فوقیت دینے' بہترین قائدانہ صلاحیتوں' فہم وفراست اور تحریری وتقریری میدان میں تبلیغی مساعی پر بہت اچھے انداز سے روشنی ڈالی ہے۔ مجموعی طور پر یہ ایک اچھی پیشکش ہے۔

ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے جس کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں: مولانا عبدالحکیم نعمانی

روہیلانوالی (نمائندہ خصوصی) امتناع قادیانیت ایکٹ پر عملدرآمد پر حکومتی کارکردگی صفر ہے۔ پاکستانی سفارت کاروں کے ذریعے قادیانیوں کے اسلام وملک دشمن پروپیگنڈہ کا فوری تدارک کیا جائے اور قادیانیوں کو آئین کا پابند بنا کر ان کی غیراسلامی و غیر آئینی سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ نصاب تعلیم میں قرآنی آیات کے اخراج کے حوالے سے وزیر تعلیم کے ریمارکس ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص کو ختم کرنے کا خطرناک امریکی منصوبہ ہیں جس کے لئے ہمارے حکمران سرگرم ہیں۔ انہوں نے وزیرتعلیم کے اس بیان پر حکومت سے شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے افراد کو کلیدی وتعلیمی عہدوں سے الگ کرکے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت کے دفاع کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی جدوجہد حفاظتی دیوار کی حیثیت رکھتی ہے۔ دس محرم کے کوئٹہ کے واقعہ میں درپردہ قادیانی و یہودی سازش کارفرما ہے۔ حکومت تفتیش کا دائرہ وسیع کرکے مجرمان کو سزا دے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدۂ ہے جس کا موجودہ زمانے کی فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں۔ اجماعی متفقہ اور غیرمتنازعہ مسائل کو متنازعہ بنانے کے لئے غیرملکی' قادیانی وسیکولر لابیاں مختلف حربے استعمال کررہی ہیں۔ اس ابلیسی منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے درباری اور خوشامدی مولویوں کو باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے اور وہ حق پھیلانے کی آڑ میں فروعی مسائل کو ہوا دے کر نام نہاد تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ان حالات میں تمام مسالک کے علماء اتحاد کے ذریعہ ان سازشوں کو ناکام بنادیں۔

مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد ختم نبوت کے عظیم مجاہد تھے: تعزیتی ریفرنس سے علمائے کرام کا خطاب

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد ختم نبوت کے عظیم مجاہد تھے اور کردار وعمل اور قوت ایمانی کے لحاظ سے پوری جماعت کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہوں نے قید وبند کی صعوبتیں تو برداشت کیں مگر کبھی اس سلسلہ میں لچک نہیں دکھائی۔ ان خیالات کا اظہار مقررین نے مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بخاری ہال میں کیا' جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم مقام ضلعی امیر الحاج حافظ شیخ بشیر احمد نے کی۔ تعزیتی ریفرنس سے پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل اور مدرسہ نصرت العلوم کے شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی' مرکزی جماعت اہل سنت پنجاب کے امیر علامہ خالد حسن مجددی' جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے سرپرست علامہ محمد احمد لدھیانوی' ضلعی سیکرٹری مولانا حافظ محمد اکرام' مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سیکرٹری جنرل مولانا حافظ عمران عریف' جمعیت اہلسنت والجماعت کے سیکرٹری جنرل مولانا حافظ گلزار احمد آزاد' جانشین مولانا آزاد مولانا حکیم طارق محمود ثاقب' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا حافظ محمد ثاقب' ضلعی سیکرٹری اطلاعات سید احمد حسین زید' جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے رہنما مولانا عبدالرشید نعمانی اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔ مولانا علامہ خالد حسن مجددی نے کہا کہ مولانا آزاد نے ختم نبوت کی خدمت مسلک نہیں بلکہ ایمان کی سطح پر کی۔ وہ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ مولانا حافظ عمران عریف نے مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ختم نبوت کے عظیم مبلغ اور تحریک ختم نبوت کے نڈر اور بیباک مجاہد تھے۔ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ مولانا آزاد اپنے مسلک پر پکے تھے مگر انہوں نے کبھی دوسروں کے مسلک پر تنقید نہیں کی۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ مولانا حکیم طارق محمود نے کہا کہ مولانا آزاد کی ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران گرفتاری کے بعد حکومت نے معافی مانگنے کی شرط پر انہیں رہائی کی پیشکش کی مگر انہوں نے کہا کہ انہیں موت قبول ہے مگر وہ اس مشن سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ وہ ۱۹۵۳ء کے ڈکٹیٹر اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھی تھے۔ مولانا زاہدالراشدی نے کہا کہ تحریکی زندگی کے حوالے سے جن شخصیات سے انہوں نے کچھ سیکھا ہے ان میں مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد سرفہرست ہیں۔ وہ تحریکوں کی مختلف پلاننگ' قیادت' پرجوش تقاریر' مذاکرات کی میز سمیت ہر مرحلہ پر بہترین رہنما ثابت ہوئے۔ نئی نسل کو ان کی خدمات سے روشناس کرایا جانا چاہئے۔

عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ: 18/ اپریل بروز اتوار

بوقت: بعد نماز عشاء

بمقام:

میونسپل اسٹیڈیم سکھر

زیر صدارت:

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مہمان خصوصی:

حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی صاحب

شرکائے کانفرنس:

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، جناب حافظ حسین احمد، مولانا عبدالغفور حیدری، جناب قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی)، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا بشیر احمد، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (جمعیت اہلحدیث)، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (جمعیت علماء پاکستان)، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری، جناب اسداللہ بھٹو (ایم این اے)، مولانا محمد مراد ہالیجوی، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی۔

شعبہ نشر واشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت معصوم شاہ مینارہ سکھر، فون: 071-25463